آفاقی معلومات کا علمبردار

ماہنامہ روحانی

آئینہ قسمت ®

جون ۲۰۰۵

سید انتظار حسین شاہ

بیاد حضرت میراں حسین زنجانیؒ پیر بھائی حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ لاہور

A.B.C سے باقاعدہ منظور شدہ اشاعت

بانی ادارہ منجم اعظم الحاج سید ناظر حسین شاہ زنجانی قدس سرہ العزیز

روحانی ماہنامہ
آئینہ قسمت
آفاقی معلومات کا علمبردار — لاہور

جلد نمبر 58 | JUNE 2005 | شمارہ نمبر 3

چیف ایڈیٹر: شہزادہ سید انتظار حسین شاہ زنجانی

مینجنگ ایڈیٹر: سیدہ الیس زنجانی

سب ایڈیٹرز: شہزادہ سید مصور علی شاہ زنجانی، ڈاکٹر اعجاز حسین بٹ

مجلس مشاورت
- مخدوم سید چن پیر قادری
- چودھری واجد علی خان
- سید محمد رضا زیدی
- پروفیسر توفیق بٹ
- مخدوم سید افضال حسین شاہ زنجانی
- ڈاکٹر اجمل نیازی
- علامہ صمصام الدین
- محمد سلیم نقشبندی

جانشین خاندان زنجانیہ عالیہ ☆ شہزادہ سید مصور علی شاہ زنجانی ☆ شہزادہ سید محمد علی شاہ زنجانی ☆ شہزادہ سید محسن علی شاہ زنجانی

مشیر قانونی ◀ طالب علی غضنفر ایڈووکیٹ ◀ محمد عامر چوہان ایڈووکیٹ

معاونین: منظور علی، عبدالحمید

کمپوزنگ: اصغر علی بھٹہ | سرفراز ظہیر سیفی

فہرست مضامین

قیمت 35 روپے

سالانہ چندہ 400 روپے
لائف ممبرشپ 7000 روپے

بیرون ممالک سالانہ چندہ
لائف ممبرشپ 505 ڈالر
مڈل ایسٹ 2000 روپے
انڈیا، ایران، سری لنکا 2000 روپے
یورپ، فار ایسٹ 3000 روپے
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا 3000 روپے

ہیڈ آفس
فون: 042-5752277، 042-5872277
فیکس: 042-5755253
موبائل: 0300-9456949
کاشانہ زنجانی 125-D گلبرگ II لاہور

کراچی آفس
فون: 021-2217544
موبائل: 0300-2110467
کاشانہ زنجانی آرام باغ روڈ کراچی - 74200

سید انتظار حسین زنجانی ایڈیٹر/ پبلشر نے حیدری پریس ریلوے روڈ لاہور سے چھپوا کر کاشانہ زنجانی D-125 گلبرگ 2 لاہور سے شائع کیا

حمد باری تعالیٰ

سوئی قسمت کو جگا دے یا رب!

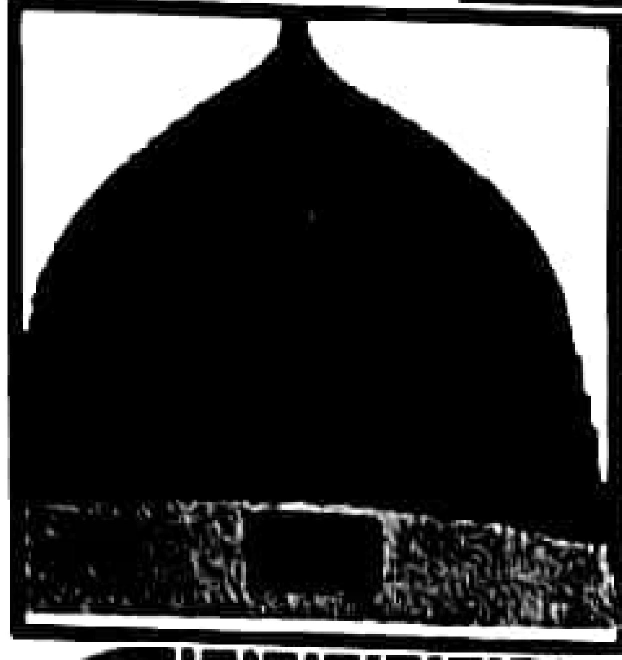
ہم کو انسان بنا دے یا رب!
سوئی قسمت کو جگا دے یا رب!
یہ ترے بندے نہ بھٹکیں ہر گز
راہ تو سیدھی دِکھا دے یا رَب!
باغِ رضواں کی ہے خواہش دِل میں
سیر ہم کو بھی کرا دے یا رَب!
تو نے جب پیدا کیا ہے تو پھر
زندہ رہنا بھی سکھا دے یا رَب!
لوگ کرتے ہیں جو دُنیا میں ستم
ان کی ہستی کو مٹا دے یا رَب!
اپنے بندوں کے ذرا سینوں میں
نقش توحید جما دے یا رَب!
جو بھی ہیں بھٹکے ہوئے اُن کو تو
سیدھے رستے پہ چلا دے یا رَب
ہوں نہ محتاج کبھی تیرے سوا
ہم کو تو ایسا بنا دے یا رَب!
جو اُسے راہ تری دکھلائے
شمسؔ کو ایسی پلا دے یا رَب!

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

چار سُو پھیلا اُجالا کوئی

چار سو پھیلا اُجالا کوئی
چاند نکلا کہ ستارا کوئی
آپؐ کا دیکھ کے جلوہ سب نے
اور دیکھا ہی نہ جلوہ کوئی
آپؐ نے موجوں کا رُخ موڑ دیا
تھا نہ محفوظ کنارا کوئی
وہ ہی اِک چاند تھا جس کے آگے
دوسرا چاند نہ چمکا کوئی
آپؐ نے کی جو نظر رحمت کی
پھر تو بادل یہاں برسا کوئی
وہ بھی آخر گل و گلزار بنا
سامنے آیا جو صحرا کوئی
فیضیاب ہو کے گیا ہے وہ ہی
جو بھی در پر ترے آیا کوئی
روشنی بھیلی زمانے بھر میں
شمعِ دِیں آکے بُجھاتا کوئی
مجھ کو سرکار بلائیں گے ضرور
دے مجھے شمسؔ دِلاسا کوئی

نذرانہ عقیدت: مرزا شمس الحسن شمسؔ



دربار مصطفائی کا روحانی فیض

آسمانی کونسل میں نظرات سیارگان کی عملیات وتعویذات کی تیاری میں ایسے ہی اہمیت رکھتی ہے جیسے جسم میں روح کی ہو۔مندرجہ ذیل اوقات تربیع میں نحس اعمال جبکہ تسدیس' تثلیث اور قران (بشرطیکہ قران نحس کواکب کا نہ ہو) میں سعد اعمال کیے جاتے ہیں:

قارئینِ آئینہ قسمت! چند سال سے آپ نے اِس کالم میں تبدیلی محسوس کی ہوگی۔نظر سیارگان کی اِبتداءٗ اِنتہا اور خاتمہ کے اوقاتِ عملیات کوشامل کر کے ہم نے عاملینِ' شائقین عملیات کے لئے آسانی پیدا کردی ہے۔اب یہ اُلجھن ختم ہوگئی کہ فلاں سیارے کی نظر کب بن کر کب ختم ہوگی۔اب عملیات کی تیاری میں پورے پورے وقت سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔نقشہ ساعت (جو اگلے صفحہ پر ہے) سے جو ہر دن طلوع آفتاب سے شروع ہوتی ہے اپنے شہر کے طلوع آفتاب سے متعلقہ ستارے کی ساعت دیکھ کر اس ساعت میں تیار کیا گیا عمل اور بھی مؤثر ہو جاتا ہے۔سالنامہ زنجانی جنتری 2005ء میں بھی ہم نے اہم سالانہ نظرات سیارگان تفصیلی درج کئے ہیں۔ ہماری خدمت باعث فخر بھی بن سکتی ہے جب آپ وقتاً فوقتاً اپنے تبصروں سے نوازتے رہیں۔

عامل شاہ زنجانی

نظرات سیارگان کے عملیات برائے جون 2005ء

کسی بھی عمل کی ابتداء سے پہلے 2 رکعت نماز اجمالاً ہدیہ روح حضرت رسالت پناہ ﷺ مع سائر انبیاءؑ عظامؓ اور اولیاء کرامؒ پڑھیں۔پھر مخصوص بہ نیت رجال الغیب مردان خدا جس سمت یہ اس روز کھڑے ہوں ان کی طرف باادب رخ کر کے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی اس سمت کھڑی کر کے درج ذیل دعا مع ایک بار بسم اللہ شریف پڑھ کر سات بار پڑھیں۔ رجال الغیب کی تواریخ کا چارٹ حسب ذیل ہے۔عمل کرتے وقت رجال الغیب کی جانب اپنی پشت رکھیں۔

جنوب مشرق 01`09`16`24	جنوب مغرب 02`10`17`25	جنوب 03`11`18`26	مغرب 04`12`19`27
شمال مغرب 05`13`20`00	شمال شرق 06`00`21`28	مشرق 07`14`22`29	شمال 08`15`23`30

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ یَا رِجَالُ الۡغَیۡبِ وَیَا اَرۡوَاحُ الۡمُقَدَّسَۃ اَعِیۡنُوۡنِیۡ بِقُوَّۃٍ وَ انۡظُرُوۡنِیۡ بِنَظۡرَۃٍ یَا رُقَبَاءُ یَا نُقَبَاءُ یَا نُجَبَاءُ یَا اَبۡدَالُ یَا اَوۡتَادُ یَا قُطۡبُ یَا غَوۡثُ اَعِیۡنُوۡنِیۡ بِحُرۡمَۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ وَ عَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡن

روحانی ماہنامہ آئینہ قسمت میں تمام اعمال نیک نیتی کی بناء پر عاملین وقارئین کے استفادہ کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ جائز کام میں تو اللہ اور اس کا رسولؐ بھی مدد کرتے ہیں۔ناجائز عمل کرنے سے باز رہیں ورنہ سخت رجعت بھی ممکن ہے۔بہر حال جب بھی کوئی عمل کریں تو لازم ہے کہ عمل کی رجعت سے بچنے کے لئے 6 کلو چینی' ایک کلو سوجی یا بارہ کلو باجرہ دو کلو چاول اپنے سر سے وار کر رکھ لیں۔بعد از عمل استعمال سے پہلے کسی بھی قبرستان جا کر عامل شاہ زنجانی کا اور اپنا اہلِ قبور کو سلام عرض کریں اور فاتحہ خوانی کر کے درختوں کی جڑوں میں حشرات الارض کو صدقہ ڈال دیں اور صدقہ ڈالنے کے بعد پیچھے مڑ کر نہ دیکھیں۔یہ صدقہ صرف ایک عمل کے لئے ہے۔دوسرے عمل کے لئے علیحدہ صدقہ دیں۔

ساعات کی ترتیب آپکے شہر کے طلوع آفتاب سے شروع ہوتی ہے

شمار	پہلی								دوسری							تیسری							چوتھی	
دن	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
اتوار	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد
پیر	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری
منگل	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ
بدھ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل
جمعرات	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس
جمعہ	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
ہفتہ	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ

قران شمس عطارد

اس سعد وقت کی ابتداء 2 جون 8 بجکر 52 منٹ، مکمل نظر 3 جون 14 بجکر 11 منٹ، خاتمہ نظر 4 جون 9 بجکر 28 منٹ پر ہوگا۔ حل المشکلات ہر قسم کے لئے نقش نادعلیؑ سے باپرہیز فیض یاب ہوسکتے ہیں۔

تثلیث عطارد مشتری

اس سعد وقت کی ابتداء یکم جون 8 بجکر 15 منٹ، مکمل نظر 19 بجکر 10 منٹ، خاتمہ نظر 2 جون 6 بجکر 3 منٹ پر ہوگا۔ برائے ترقی علوم ہر قسم اسم اعظم یا علیم کا نقش بنا کر باپرہیز پاس رکھیں ہمراہ اس اسم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَادِ	عَلِيًّا	مَظْهَرَ	الْعَجَائِبِ	تَجِدْهُ	عَوْنًا	لَكَ	فِي النَّوَائِبِ	كُلُّ	هَمٍّ
عَلِيًّا	مَظْهَرَ	الْعَجَائِبِ	تَجِدْهُ	عَوْنًا	لَكَ	فِي النَّوَائِبِ	كُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ
مَظْهَرَ	الْعَجَائِبِ	تَجِدْهُ	عَوْنًا	لَكَ	فِي النَّوَائِبِ	كُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَيَنْجَلِي
الْعَجَائِبِ	تَجِدْهُ	عَوْنًا	لَكَ	فِي النَّوَائِبِ	كُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَيَنْجَلِي	بِعَظَمَتِكَ
تَجِدْهُ	عَوْنًا	لَكَ	فِي النَّوَائِبِ	كُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَيَنْجَلِي	بِعَظَمَتِكَ	يَا اللهُ
عَوْنًا	لَكَ	فِي النَّوَائِبِ	كُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَيَنْجَلِي	بِعَظَمَتِكَ	يَا اللهُ	بِنُبُوَّتِكَ
لَكَ	فِي النَّوَائِبِ	كُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَيَنْجَلِي	بِعَظَمَتِكَ	يَا اللهُ	بِنُبُوَّتِكَ	يَا مُحَمَّدُ
فِي النَّوَائِبِ	كُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَيَنْجَلِي	بِعَظَمَتِكَ	يَا اللهُ	بِنُبُوَّتِكَ	يَا مُحَمَّدُ	بِوِلَايَتِكَ
كُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَيَنْجَلِي	بِعَظَمَتِكَ	يَا اللهُ	بِنُبُوَّتِكَ	يَا مُحَمَّدُ	بِوِلَايَتِكَ	يَا عَلِيُّ
هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَيَنْجَلِي	بِعَظَمَتِكَ	يَا اللهُ	بِنُبُوَّتِكَ	يَا مُحَمَّدُ	بِوِلَايَتِكَ	يَا عَلِيُّ	يَا عَلِيُّ
وَغَمٍّ	سَيَنْجَلِي	بِعَظَمَتِكَ	يَا اللهُ	بِنُبُوَّتِكَ	يَا مُحَمَّدُ	بِوِلَايَتِكَ	يَا عَلِيُّ	يَا عَلِيُّ	يَا عَلِيُّ

کو 150 مرتبہ روزانہ پڑھیں۔ حصول علم میں اضافہ ہو، طلبہ، طالبات کی ذہانت کے لئے یہ نقش مجرب و موثر ہے۔

۷۸۶		
۶ یا علیم	۱ یا علیم	۸ یا علیم
۷ یا علیم	۵ یا علیم	۳ یا علیم
۲ یا علیم	۹ یا علیم	۴ یا علیم

تثلیث مریخ زحل

اس سعد وقت کی ابتداء 3 جون 10 بجکر 35 منٹ، مکمل نظر 5 جون 2 بجکر 42 منٹ خاتمہ نظر 6 جون 19 بجکر 3 منٹ پر ہوگا۔ ترقی زراعت، باغبانی، گھریلو خوشحالی کے لئے خالی البطن نقش سورۃ یٰسین سے فیض یاب ہو سکتے ہیں۔ نقش لکھ کر پھلدار درخت سے دعا کرکے لٹکائیں یا فریم کروا کر گھر میں لگائیں۔

۷۸۶		
۵۵۳۵۰	۱۴۷۶۱۰	۱۸۴۵۰
۲۸۱۶۰	یہاں مقصد لکھیں	۹۲۲۵۰
۳۶۹۰۰	۷۳۸۰۰	۱۱۰۷۱۰

تربیع زہرہ مشتری

اس نحس وقت کی ابتداء 10 جون 8 بجکر 43 منٹ مکمل نظر 11 جون 4 بجکر 38 منٹ، خاتمہ نظر 12 جون صفر بجکر 36 منٹ پر ہوگا۔ ناجائز محبت کے خاتمہ کیلئے سورۃ مائدہ کے خالی البطن نقش کو لکھ کر بوقت زوال احاطہ قبور میں دفن کریں۔

۷۸۶		
۲۱۲۱۳۶	۵۶۵۶۹۸	۷۰۷۱۲
۴۹۴۹۸۶	یہاں مقصد لکھیں	۳۵۳۵۶۰
۱۴۱۴۲۴	۲۸۲۸۴۸	۴۲۴۲۷۴

تربیع عطارد مریخ

اس نحس وقت کی ابتداء 10 جون 9 بجکر 13 منٹ، مکمل نظر 11 جون 2 بجکر 20 منٹ، خاتمہ نظر 11 جون 19 بجکر 39 منٹ پر ہوگا۔ حاسدین کے کاروبار کو بند کرنے کیلئے سورۃ کوثر کے خالی البطن نقش سے استفادہ کریں۔ اس عمل کو ناجائز ہرگز نہ کریں ورنہ رجعت عظیم کا اندیشہ ہے۔

۷۸۶		
۶۸۷	۱۸۳۸	۲۲۹
۱۶۰۹	یہاں مقصد لکھیں	۱۱۴۵
۴۵۸	۹۱۶	۱۳۸۰

تربیع عطارد مشتری

اس نحس وقت کی ابتداء 15 جون 12 بجکر 7 منٹ، مکمل نظر 16 جون صفر بجکر 45 منٹ پر مکمل نظر 16 جون 13 بجکر 24 منٹ پر ہوگا۔ نفاق، فتنہ و فساد پیدا کرنے کیلئے سورۃ فیل کے خالی البطن نقش سے لکھ کر احاطہ قبور میں دفن کریں ناجائز ہرگز نہ کریں۔

۷۸۶		
۱۴۶۴	۳۹۰۷	۴۸۸
۳۴۱۹	یہاں مقصد لکھیں	۲۴۴۰
۹۷۶	۱۹۵۲	۲۹۳۱

مقابلہ مریخ مشتری

اس نحس وقت کی ابتداء 24 جون 15 بجکر 15 منٹ، مکمل نظر 26 جون 6 بجکر 3 منٹ، خاتمہ نظر 27 جون 21 بجکر 19 منٹ پر ہوگا۔ حاسدین، مخالفین، دشمنوں پر عذاب مسلط کرنے کیلئے سورۃ فیل کے خالی البطن نقش سے فیض حاصل کریں۔

۷۸۶		
۱۴۶۴	۳۹۰۷	۴۸۸
۳۴۱۹	یہاں مقصد لکھیں	۲۴۴۰
۹۷۶	۱۹۵۲	۲۹۳۱

ڈبل قران عطارد زہرہ

اس سعد وقت کی ابتداء 24 جون 19 بجکر 15 منٹ، مکمل نظر

اول 28 جون صفر بجکر 7 منٹ دوم مکمل نظر 29 جولائی 14 بجکر 29 منٹ، خاتمہ نظر 12 جولائی 11 بجکر 9 منٹ پر ہوگا۔ حصول علم و ادب، آرٹ، موسیقی، ڈرامہ، اتصال محبت کے لئے سورۃ یوسف کے خالی البطن نقش کو ساعت زہرہ میں لکھ کر باپرہیز پاس رکھیں اپنے مقصد نیک میں رسائی پائیں۔

	۷۸۶	
۱۲۵۹۹۴	۳۳۵۹۸۸	۴۱۹۹۸
۲۹۳۹۹۰	یہاں مقصد لکھیں	۲۰۹۹۹۰
۸۳۹۹۶	۱۶۷۹۹۲	۲۵۱۹۹۲

قران زھرہ زحل

اس سعد وقت کی ابتداء 25 جون 10 بجکر ایک منٹ، مکمل نظر 26 جون 7 بجکر 58 منٹ، خاتمہ نظر 27 جون 5 بجکر 56 منٹ پر ہوگا۔ زوجین کے مابین الفت و محبت قائم کرنے کے لئے سورۃ یوسف کے خالی البطن نقش لکھ کر پلائے جاسکتے ہیں۔ دیگر درخت انار پر موم جامہ کر کے دعا کر کے لٹکائیں۔

	۷۸۶	
۱۲۵۹۹۴	۳۳۵۹۸۸	۴۱۹۹۸
۲۹۳۹۹۰	یہاں مقصد لکھیں	۲۰۹۹۹۰
۸۳۹۹۶	۱۶۷۹۹۲	۲۵۱۹۹۲

تربیع شمس مشتری

اس نحس وقت کی ابتداء 30 جون 18 بجکر 54 منٹ، مکمل نظر یکم جولائی 22 بجکر 10 منٹ، خاتمہ نظر 3 جولائی ایک بجکر 32 منٹ پر ہوگا۔ دشمنوں کے کام کو بند کرنے کیلئے سورۃ کوثر کے خالی البطن نقش سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

	۷۸۶	
۶۸۷	۱۸۳۸	۲۲۹
۱۶۰۹	یہاں مقصد لکھیں	۱۱۴۵
۴۵۸	۹۱۶	۱۳۸۰

بقیہ: مصباح العملیات

الرحیم کے بعد الحمد کے ماقبل الف اور لام کو بلا وقفہ اس طریق سے ملائے کہ الف پر جزم آئے اور لام پر بھی جزم آئے۔ اس کا طریق حسب ذیل یوں ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ گویا کہ ارحیم کی م مابعد الحمد کے الف لام ماقبل پر الف کے اوپر جزم دیتے ہوئے یعنی اس صورت میں الف ماقبل ساکن ہوگا لام پر جزم لگا کر الرحیم کی م کو ل سے یوں (مل) ملا کر پڑھا جائے مِلْحَمْدُ اس صورت میں الحمد کا الف محذوف ہوگا۔

استقرار حمل کا عمل: میاں بیوی جمعہ کو روزہ رکھیں، بادام یا شکر سے روزہ افطار کریں پانی بالکل نہ پئیں اور شیشے کے گلاس پر سورۃ اخلاص لکھ کر (زعفران سے) اور دھو کر پانی پی لیں اور 224 دانے چنے کے لیکر ہر دانے پر سورۃ اخلاص پڑھیں۔ اس کے بعد ان چنوں کو ابال لیں۔ پھر تھوڑا سا انگور کا رس لیکر اس پر سورۃ مریم دم کریں اور اس رس کو چنوں کے پانی میں ملا کر پی لیں اس کے بعد حقوق ادا کریں۔ حمل کے ظاہر ہونے تک مسجد میں چراغ جلائیں۔

عمل قوت مردانہ: (قرآن کریم کی آیت) "ان اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر" کو 101 مرتبہ پودینہ کے پتوں پر پڑھیں اور شکر ملا کر گولیاں بنالیں۔ حسب ضرورت متواتر استعمال کریں۔ تجربہ شاہد ہے کہ ایسی قوت مردانہ پیدا ہوگی کہ آپ خود متحیر ہونگے۔ (ص ۶۴)

عمل ترقی تجارت: سورۃ یٰسین کی آیت 11 "انا نحن نحی الموتیٰ...... فی امام مبین ۝" کو زعفران و عرق گلاب سے نئی مٹی کی طشتری پر لکھ کر آب باراں (یعنی بارش کے پانی) سے دھو کر اس جگہ چھڑکیں جہاں تجارت مطلوب ہو اور فضل الٰہی کا مشاہدہ کریں۔

عمل ادائیگی قرض: اپنے نام کے اعداد اور قرض خواہ کے نام کے اعداد جمع کریں۔ اسی تعداد سے یا مالک الملک استغیث مسلسل پڑھیں۔ اتنے ہی دن پڑھیں۔ اسی دوران انشاء اللہ قرض ادا ہوگا اور کاروبار میں برکت ہوگی۔ دوران پڑھائی ہر جمعرات کو ایک مستحق نمازی کو کھانا کھلائیں۔ (صفحہ ۷۷)

رفع گنج کا عمل: حضرت مولانا گنج مراد آبادی کا ارشاد ہے کہ گنجا آدمی تیل پر صرف گیارہ مرتبہ لفظ "یٰسین" پڑھ کر تیل کو دم کرے۔ اس تیل کو سر پر ملے (مسلسل ملتا رہے) انشاء اللہ سر پر اس قدر بال اُگیں گے کہ لوگ تعجب کریں گے۔

نوٹ: جو بھن بھائی خود یہ عمل تیار نہ کر سکیں وہ عامل شاہ زنجانی سے رجوع کریں

تنویر عصری (ایم۔اے) راولپنڈی

مصباح العملیات

ایک قیمتی علمی سرمایہ

خالق کائنات نے انسانی زندگی کیلئے جو راہ عمل متعین کی اس میں رب العالمین نے انسانی کمزوریوں اور شیطانی دباؤ کے ساتھ قضاو قدر جیسے لطیف وحساس معاملات کو مدنظر رکھتے ہوئے انسان کو اِس راہ پر گامزن رہنے کی تلقین فرمائی کہ کسی نہ کسی طرح بیوقوف وخودسر انسان ظاہراً دُنیا کی چمک دمک سے متاثر ہو کر باغیانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے غرور وتکبر میں اپنی عاقبت خراب نہ کرے۔اس مقصد کے حصول کیلئے کلام الٰہی کی صورت میں قرآن کریم جیسی لاریب کتاب کے ساتھ وارثان علم انبیاء کے لامتناہی سلسلے کے ساتھ ختم الانبیاء ﷺ اور آئمہ اہل بیتؑ جیسی سراپا عمل ہستیاں اسوۂ حسنہ کے طور پر پیش کر کے نجات آخرت کیلئے ہر وقت فکر کی دعوت کو مختلف اقسام سے عام کیا کہ کس طرح اور کس وقت انسانی فکر متزلزل ہو کر ندامت کا راستہ اختیار کر کے راہ راست پر گامزن ہو جائے۔ ان تمہیدی کلمات کے بعد تحریر ہے کہ بھائی شعیب الرحمٰن کاکاخیلی نے مجھے مصباح العملیات طبع دوم کا ایک نسخہ بطور عطیہ عطا کیا۔ یہ کتاب (بانی ادارہ آئینہ قسمت) نجم اعظم الحاج سید ناظر حسین شاہ زنجانی مرحوم کی انتھک محنتوں، خلوص وکاوشوں کو یکجا کرنے کا نام ہے۔مرحوم ناظر حسینؒ نے اِس کتاب کے مقاصد کو جس محنت شاقہ سے علمی، روحانی، اسلامی، قرآنی دلائل کے ساتھ عقلی دلائل و براہین سے مستند بنایا ہے وہ تو مطالعہ سے ہی اندازہ ہوسکتا ہے۔اسی سبب اس کتاب کا مطالعہ اوراس سے استفادہ نہ صرف نئی نسل کیلئے ضروری ہے بلکہ شائقین فن کیلئے بھی اس میں مفیداوراہم راہنمائی موجود ہے۔

روحانی امراض سے نجات کیلئے امدادِغیبی حاصل کرنے کے دوہی طریقے ہیں ایک دعا کا ہے۔جس میں سادہ کچھ شرائط کے ساتھ مختلف اذکار کا ذکر کر کے اس توسط سے امداد خداوندی کی کوشش کی جاتی ہے۔اس طریقہ سے فیض حاصل کرنا ہر فرد بشر کا حق ہے۔عقیدہ کی درستگی کے ساتھ راہنمائی کی سمت درست ہو تو قبولیت دعا وثمرہ دعا کا حصول لازمی نتیجہ ہے۔جبکہ عملیات کے میدان کی منازل اتنی کٹھن اور مشکل ترین ہیں کہ مخصوص انبیاءؑ اولیاءؒ وبزرگان صاحب تقویٰ کی نظر عنایت اور لطف خداوندی کے بغیر اس پر دسترس حاصل کرنا ناممکن ہے۔اسی سبب اس میدان کی اکثریت شکوہ کناں نظر آتی ہے۔

قبلہ سید ناظر حسین زنجانی قدس سرہ نے ان دونوں ہی اندازوں کو تجربات کی کسوٹی پر پرکھ کر اس کو طالب علموں، شائقین فن کے علاوہ ایک عام قاری کی ضرورت کو بھی پورا کردیا ہے۔جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ غیبی طور پر اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ ساتھ محمدؐ و آل محمدؐ کی سرپرستی اور خاندانی بزرگوں کی دعاؤں نے ان کو اس قابل بنایا کہ بقول سورۃ المزمل آیت 20 کے آخری کلمات ''اور بھلائی میں سے جو کچھ تم اپنی جانوں کیلئے آگے بھیجو گے تم اس کو اللہ تعالیٰ کے ہاں پاؤ گے وہ بہتر اور اجر کے لحاظ سے بہت عظمت والا ہوگا'' کے تحت اپنے نامہ اعمال میں تاقیامت حسنات کا ذخیرہ اپنی نجات دائمی کیلئے لکھواتے رہیں گے اور اسی اختتامی صلہ کے سبب سورۃ الحمد میں خالق حقیقی نے اپنی ذات کو ''مالک یوم الدین'' قرار دیا ورنہ تو وہ ہر لمحہ کا مالک ہے۔لیکن نتیجہ عمل کے اختتامی منزل کو قلیل ظاہراً زندگی کے ثمر ابدی کو وقت مقررہ تک ٹال کر اپنی دائمی کریمیت اور رحیمیت کا اظہار کیا۔آخرالکلام میں بحمد اللہ ان کی اولاد میں عزت مآب قبلہ **سید انتظار حسین زنجانی** دام ظلہ العالی اوران کے **پوتے** پوری جانفشانی لگن وخلوص سے انہی راستوں پر گامزن نظر آتے ہیں۔اللہ تعالیٰ محمدؐ وآل محمدؐ کے صدقے میں اپنے کرم کا سایہ ان لوگوں پر تاقیامت قائم رکھے تاکہ علوم روحانی ونورانی کی خوشبوؤں کا فیض ابدی جاری رہے۔(آمین) خوشنودی پنجتن پاکؑ کیلئے چیدہ چیدہ مقامات سے ازراہ افادہ عام آسان، عام فہم، قابل عمل مقامات کے اظہار کا شرف حاصل کرنے کی کوشش کررہا ہوں۔

عمل فاتحہ :سورۃ فاتحہ یعنی الحمد شریف ہی ایک سورۃ ہے کہ اگر وصل ''میم'' کے ساتھ یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین ۝ ختم تک 11 مرتبہ روزانہ صبح کے وقت فرض وسنت کے مابین پڑھ لیا کریں تو کشائش خیر وبرکت کیلئے کسی دوسرے عمل کی ضرورت نہیں جو لوگ آج بزرگوں کی خدمت میں جاتے ہیں اور روزگار کے لئے پریشان ہیں وہ ادھر توجہ کریں اور دامن مراد کو گوہر ہائے مقاصد سے بھر لیں (صفحہ ۵۲) وضاحت عمل یہ ہے۔

سورۃ فاتحہ کو اس طرح شروع کرے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کو آپس میں ملا کر پڑھے یعنی

(بقیہ صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ کریں)

شہزادہ حافظ سید محسن علی زنجانی

تنگدستی کے اسباب اور اُن کا حل

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ط بسم اللہ الرحمن الرحیم○

شیطان لاکھ سستی دلائے اس مختصر مضمون کا اول تا آخر مطالعہ ضرور فرمائیں۔ سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' جو مجھ پر شب جمعہ اور جمعہ کے روز سو بار درود شریف پڑھے' اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ (التفسیر در منثور ج ۶ ص ۷۔۶)

صلوا علیٰ الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

الحمد للہ عزوجل ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کا ہر کام اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کی رضا کیلئے ہونا چاہئے۔ مگر آہ! ہماری بے عملی! شاید اسی وجہ سے آج ہمیں طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا ہے۔ کوئی قرض دار ہے تو کوئی گھریلو ناچاقیوں کا شکار' الغرض ہر ایک کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم و یعفوا عن کثیر○ (الشوریٰ آیت 30)

(ترجمہ: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف کر دیتا ہے)

یقیناً دُنیا و آخرت کی ہر پریشانی کا واحد حل اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کے بتائے ہوئے کاموں میں لگ جانا ہے۔ لیکن افسوس! آج کا مسلمان اپنے مسائل کے حل کے لئے مشکل ترین دنیوی ذرائع استعمال کرنے کو تیار ہے مگر اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کے عطا کردہ روزی میں برکت کے آسان ذرائع کی طرف اس کی توجہ نہیں۔ آج کل لوگوں کو بیروزگاری و تنگدستی کے گھمبیر مسائل نے بے حال کر دیا ہے۔ شاید ہی کوئی ایسا گھر ہو جو تنگدستی کا شکار نہ ہو۔ اس سلسلے میں احادیث مبارکہ کی روشنی میں تنگدستی کے اسباب اور آخر میں ان کا حل بھی پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے بغور مطالعہ فرمائیں اور اپنی روزمرہ کی زندگی میں اس کا نفاذ کر کے رزق میں برکت کے اسباب کیجئے۔

نوٹ: رزق میں برکت کا صرف یہ معنی نہ سمجھیں کہ دولت کا انبار لگ جائے بلکہ کم رزق میں گزارہ ہو جانا اور جو مل جائے اس پر قناعت کی سعادت پانا بھی بہت بڑی برکت ہے۔

تنگ دستی کی وجوہات

آج کل رزق کی بے قدری اور بے حرمتی سے کون سا گھر خالی ہے' بنگلے میں رہنے والے ارب پتی سے لے کر جھونپڑی میں رہنے والا مزدور تک اس بے احتیاطی کا شکار نظر آتا ہے۔ اس کے علاوہ شادی و دیگر فنکشن وغیرہ میں خوب کھانے کا ضیاع ہوتا ہے اور معاذ اللہ عزوجل بعض اوقات بچا ہوا کھانا نالی کی نذر کر دیا جاتا ہے ان سے ہم سب واقف ہیں' کاش رزق میں تنگی کے اس عظیم سبب پر ہماری نظر ہوتی۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں' تاجدار مدینہ ﷺ اپنے مکان عالیشان میں تشریف لائے' روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا' اس کو لے کر پونچھا پھر کھا لیا اور فرمایا' عائشہ اچھی چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے لوٹ کر نہیں آئی (ابن ماجہ باب النہی عن القاء الطعام ص ۱۲۴۸)

تجارت میں قسم سے برکت زائل ہو جاتی ہے

آج کل کئی دکاندار روزی میں بندش ختم کروانے کیلئے تعویذات عملیات اور دعا کے ذرائع تو اپناتے ہیں مگر روزی میں برکت کے زائل ہونے کا ایک بڑا سبب خرید و فروخت میں بے احتیاطی' اس کی طرف توجہ نہیں کرتے حدیث پاک میں ہے کہ پیارے مدنی آقا سرکار ﷺ نے فرمایا' کہ بیع (یعنی تجارت) میں قسم کی کثرت سے پرہیز کرو کہ یہ اگرچہ مال کو بکوا دیتی ہے مگر برکت کو مٹا دیتی ہے (بحوالہ بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۰) غور فرمائیں جب سچی قسم کی کثرت کا یہ حال ہے تو جھوٹی قسموں اور رزق میں حرام کی آمیزش کا کتنا وبال ہوگا۔

راشن میں بے برکتی

آج کل یہ شکوہ بھی عام ہے کہ پہلے جتنا راشن مہینے بھر چلتا تھا اب پندرہ دن میں ہی ختم ہو جاتا ہے۔ کاش کہ ہم اس پر بھی غور کر لیتے کہ کھانا کھاتے وقت ابتداء میں بسم اللہ شریف پڑھ لیتے ہیں یا نہیں؟ کھانا کھانے

سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنا سنت ہے۔ اگر ایک شخص بھی بغیر بسم اللہ پڑھے کھانے میں شامل ہو جائے تو بھی کھانے سے برکت زائل ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوایوب انصاریؓ فرماتے ہیں ہم سرکار مدینہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر تھے کھانا پیش کیا گیا' ابتداء میں اتنی برکت ہم نے کسی کھانے میں نہیں دیکھی' مگر آخر میں بڑی بے برکتی دیکھی۔ ہم نے عرض کی' یارسول اللہ عزوجل ﷺ ایسا کیوں ہوا؟ ارشاد فرمایا' ہم سب نے کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھی تھی پھر ایک شخص بسم اللہ پڑھے بغیر کھانے کو بیٹھ گیا' اس کے ساتھ شیطان نے کھانا کھا لیا۔ (مشکوٰۃ المصابیح کتاب الاطعمۃ الفصل الثانی ص ۳۶۵) علمائے کرام فرماتے ہیں' ناخنوں کا بڑھا ہوا ہونا تنگی رزق کا سبب ہے (چالیس دن سے زائد ناخن بڑھانا مکروہ تحریمی ہے) (ملخص از فیضان سنت جدید' نمبر ۵۴۹) تنگدستی کے (۶۳) ترسٹھ اسباب پیش خدمت ہیں ان میں سے اکثر اولیاء کاملین علماء شریعت نے اپنے مشاہدات اور تجربات کے پیش نظر بیان فرمائے ہیں جو شخص اپنے آپکو ان اسباب سے دور رکھے گا' ان شاء اللہ عزوجل اسکے فوائد وبرکات اٹھائے گا اور جوان میں ملوث ہوگا وہ خود دیکھ لے گا کہ اس نے کیا گنوایا اور کیونکر گنوایا۔

تنگ دستی کے 63 اسباب

(۱) (معاذ اللہ) نماز قضا کر دینا (۲) نماز میں سستی کرنا (۳) فجر کی نماز پڑھ کر مسجد سے جلد نکل آنا (۴) مسجد میں دُنیا کی باتیں کرنا (۵) جنابت میں کھانا کھانا (۶) رات میں جھاڑو دینا' خصوصاً کپڑے سے جھاڑنا (۷) ناخن دانت سے کاٹنا (۸) پاجامہ (شلوار) دامن یا دوپٹہ سے منہ پونچھنا (۹) کھڑے ہو کر شلوار یا پاجامہ وغیرہ پہننا (۱۰) عمامہ شریف (پگڑی) بیٹھ کر باندھنا (۱۱) خشک بالوں میں یا کھڑے ہو کر کنگھا کرنا (۱۲) ماں باپ کا نام لے کر پکارنا (۱۳) چالیس روز سے زائد زیر ناف کے بال اور ناخن بڑھا کر رکھنا (۱۴) بزرگوں کے آگے چلنا (۱۵) مکڑی کے جالے صاف نہ کرنا (۱۶) زنا کرنا (۱۷) گناہوں میں مشغول رہنا (۱۸) دیر تک صبح کے وقت سونا (۱۹) اولاد پر باوجود دولت مند ہونے کے تنگی کرنا (یعنی خرچ نہ کرنا) (۲۰) بغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانا (۲۱) کھانے کے بعد برتن صاف نہ کرنا (۲۲) خلال کرتے وقت جو ریشہ وذرات وغیرہ دانتوں سے نکلے اسے بھر منہ میں رکھ لینا (۲۳) بازار میں سب سے پہلے جانا اور بعد میں آنا (۲۴) الٹے جوتے کو دیکھ کر سیدھا نہ کرنا (۲۵) اولاد کو گالی دینا یا لعنت کرنا (۲۶) کپڑے تبدیل کرتے وقت بایاں پاؤں پہلے پاجامہ میں ڈالنا اور بائیں ہاتھ کی آستین پہلے پہننا (۲۷) قبرستان میں ہنسنا (۲۸) گھر میں کچرا جمع رکھنا (۲۹) صبح ہوتے ہی خدا عزوجل اور اس کے پیارے میٹھے محبوب ورسول ﷺ کا ذکر کئے بغیر دُنیا میں مشغول ہونا (۳۰) مغرب اور عشاء کے درمیان سونا (۳۱) بلاوجہ شرعی اپنوں سے تعلقات ختم کر لینا (۳۲) جنابت (یعنی ناپاکی) کی حالت میں ناخن کاٹنا' سر یا موئے زیر ناف وغیرہ مونڈنا (۳۳) زکوٰۃ یا صدقات واجبہ مثلاً قربانی وقسم کا کفارہ وغیرہ ادا کرنے میں بخل کرنا یا بغیر وجہ تاخیر کئے جانا (۳۴) بغیر حاجت سوال کرتے جانا (۳۵) امانت میں خیانت کرنا (۳۶) اندھیرے میں کھانا کھانا (۳۷) ماں باپ کو ایذاء دینا (۳۸) قرآن پاک کو بے وضو ہاتھ لگانا (۳۹) شب چہارشنبہ (بدھ کی رات) یا شب یک شنبہ (اتوار کی رات) میں بیوی سے صحبت کرنا' اگر اس صحبت میں حمل رہا بھی تو بچہ بے حیا اور بدنصیب پیدا ہوگا جو ہمیشہ مفلس اور حریص رہے گا۔ (مولا کریم اپنا فضل فرمائے غالباً اسی بنا پر سنیچر اور منگل کے دن دلہن بیاہ کر نہیں لاتے' بزرگوں اور گھر کی بوڑھی عورتوں کا یہ عمل شروع سے چلا آ رہا ہے) (۴۰) جوا کھیلنا' حدیث شریف میں شراب رکھنے پر ممانعت آئی ہے جس کی بنا یہ ہے کہ اس گھر کے آدمیوں کی دعا قبول نہیں ہوگی اور نہ اس گھر میں رحمت کے فرشتوں کا نزول ہوگا۔ (۴۱) ہمیشہ بیہودگی مسخرہ پن اور مذاق و دل لگی میں معروف رہنا (۴۲) ننگے سر بیت الخلا میں جانا (۴۳) نکلے ہوئے کھانے میں دیر کرنا (کہ کھانا دسترخوان پر اُلٹا اُن کا انتظار کر رہا ہے) (۴۴) احترام والی جگہ بھی ننگے سر رہنا (۴۵) سجدہ تلاوت نہ کرنا یا وضو ہوتے ہوئے اس میں دیر کرنا (۴۶) تلاوت قرآن کے دوران آیت سجدہ چھوڑ کر آگے بڑھنا (۴۷) دوسرے شخص کا کنگھا عاریتاً مانگ کر استعمال کرنا خصوصاً صاف کئے بغیر کہ دوسرے کے بال اس کے بالوں میں الجھیں (۴۸) نہانے کی جگہ پیشاب کرنا (۴۹) سوتے وقت پاجامہ یا تہ بند سر کے نیچے رکھ کر سونا (۵۰) جھوٹ بولنا (۵۱) جھوٹی قسمیں کھانا (۵۲) وضو کرتے وقت دُنیا کی باتیں کرنا (اس وقت دعائیں پڑھے یا پھر خاموش رہے) (۵۳) روٹی کی قدر نہ کرنا (۵۴) مٹی یا چینی کے شکستہ برتن میں کھانا یا پینا (۵۵) مہمان کے آنے سے ناخوش ہونا (۵۶) بیت الخلاء میں باتیں کرنا یا وہاں کسی دینی بات میں غور وفکر کرنا (۵۷) بغیر بلائے دعوت میں جانا (۵۸) پلنگ یا چارپائی پر دسترخوان وغیرہ رکھے بغیر کھانا کھانا (۵۹) دانتوں سے روٹی کترنا (۶۰) دانتوں کو بلاوجہ کپڑے سے ملنا جیسے مسواک کرتے ہیں (۶۱) جس برتن میں کھانا کھایا ہے اسی میں ہاتھ دھونا (۶۲) قرآن شریف گھر میں ہوتے ہوئے نہ پڑھنا (۶۳) اور ماں باپ اُستاد یا پیر ومرشد کی مرضی کے خلاف کام کرنا۔

معمولات مشائخ کرامؒ سے جو کچھ نقل کیا گیا اس سلسلے میں یہ بتا دینا بھی مفید ہوگا کہ احکام شریعت کے خلاف کام کرنا اپنے لئے برکتوں کے دروازے خود بند کرنا اور نحوست وافلاس اور فقر وتنگ دستی کو دعوت دینا ہے۔

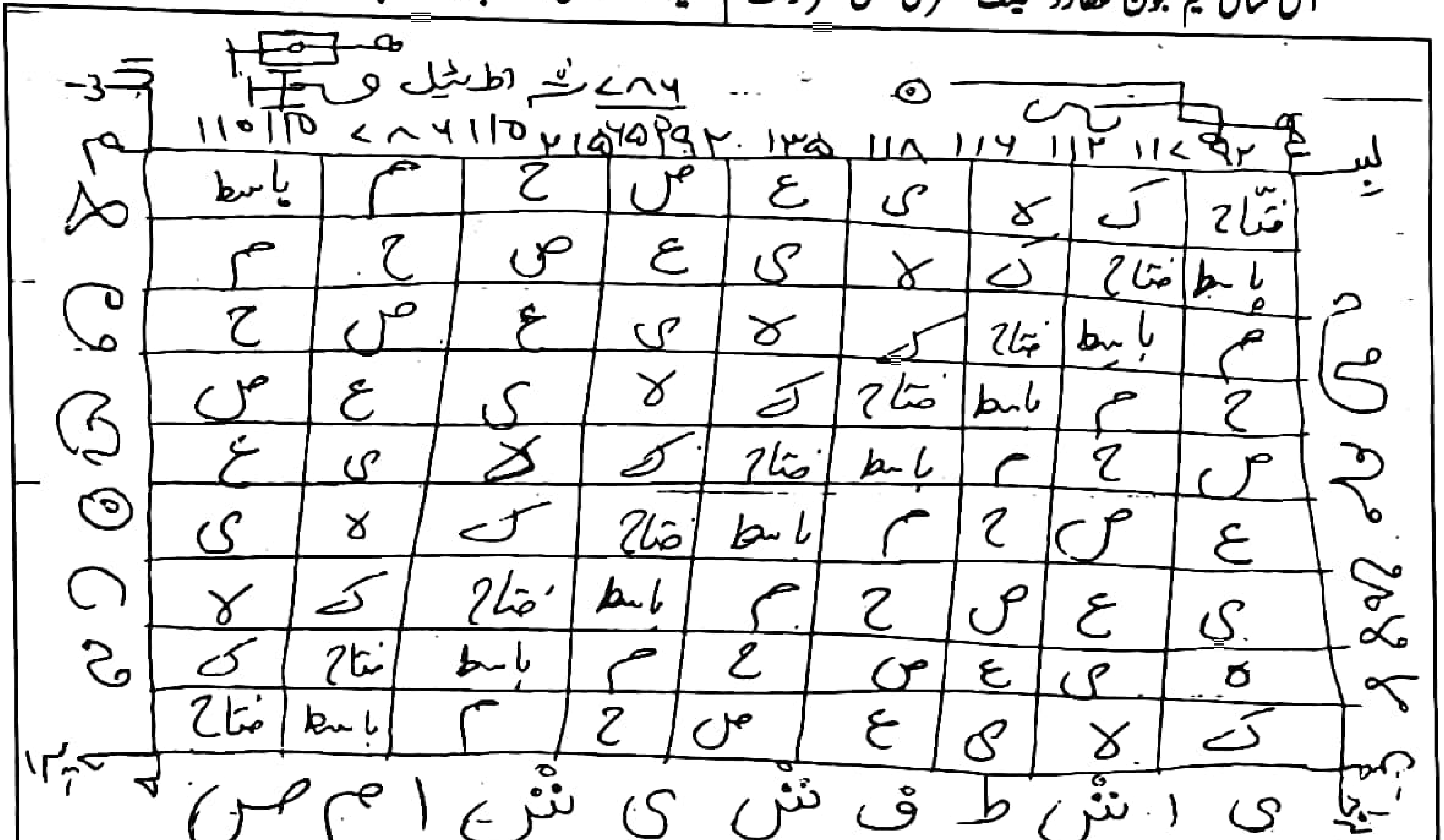
(ملخص از سنی بہشتی زیور ص ۶۰۰)

روحانی عملیات

رحمکاریہ جفر لوح سیارگان

☆......از عامل سید شعیب الرحمٰن شاہ۔ ایبٹ آباد

اس سال یکم جون عطارد تثلیث مشتری مکمل نظر رات



7:10 منٹ پر قائم ہوگی۔ دوسری سعادت اکبر نظر 5 جون 2005 کو مریخ تثلیث زحل مکمل نظر آدھی رات 2:42 منٹ پر قائم ہوگی۔ اس وقت کی مناسبت سے لوح سعادت سیارگان کیساتھ حاضر ہوں۔ یہ لوح جن لوگوں پر نحوست سیارگان کا اثر ہو۔ وہ یہ لوح تیار کر کے پاس رکھیں خداوند کریم کے فضل و کرم سے ہر قسم کا تحفظ حاصل ہوگا۔ یہ لوح خالص گولڈن کاغذ پر تیار کر کے پاس رکھیں۔ اس لوح پر گیارہ مرتبہ سورۃ نور پڑھ کر دم کریں۔ اس سورۃ نور کا ثواب پنجتن پاکؑ چودہ معصومین اور میرے پیر مرشد حضرت شیخ رحمکار المعروف کاکا صاحب اور حضرت غوث اعظم سید شیخ عبدالقادر جیلانیؒ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کو بخش دیں۔ پھر روزانہ 21 مرتبہ درود تاج کا ورد کیا کریں۔ اگر یہ لوح خود تیار نہ کر سکیں تو مجھ سے یا براہ راست سید انتظار حسین شاہ زنجانی صاحب سے تیار کروائیں آخر میں مجھ گنہگار سید شعیب الرحمٰن شاہ اور سید انتظار حسین شاہ زنجانی صاحب کیلئے دعائے خیر ضرور کریں۔

جادو کی کاٹ

☆......از: علامہ طالب حسین کرمانی۔ چک مغل

محترم قارئین کرام! جادو میں تاثیر ہے اور جادو ہر انسان پر اثر کر جاتا ہے۔ جادو کرنے والا کافر ہوتا ہے میں آپ کو اس جادو کے متعلق قرآن اور تفسیر سے کچھ عرض کرتا ہوں۔ فرعون کا نام ولید بن

مصعب بن ریان تھا یہ قوم قبط و عمالیق سے جو مصر کا بادشاہ ہوا اس کی عمر چار سو سال سے زیادہ ہوئی (تفسیر جمل)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ اس فرعون کے ساتھ ہوا۔ فرعون کی طرف سے ہر ہر شہر میں سپاہی بھیجے گئے ہر چہار اطراف سے بڑے بڑے نامی گرامی جادوگر جمع کئے گئے جو اپنے فن میں کامل اور استاد زمانہ تھے کہا گیا ہے کہ ان کی تعداد بارہ یا پندرہ یا سترہ یا انیس یا کچھ اوپر تیس یا اسی ہزار کی یا اس سے کم و بیش تھی۔ صحیح تعداد اللہ ہی کو معلوم ہے ان تمام کے استاد اور سردار چار شخص تھے (۱) سابور (۲) عاذور (۳) حطحط (۴) مصفی چونکہ سارے ملک میں ہلڑ مچ چکا تھا۔ چو طرف سے لوگوں کے غول کے غول وقت مقررہ سے پہلے مصر میں جمع ہو گئے۔ چونکہ یہ کلیہ قائدہ ہے کہ رعیت اپنے بادشاہ کے مذہب پر ہوتی ہے سب کی زبان سے یہی نکلتا تھا کہ جادوگروں کے غلبہ کے بعد ہم تو ان کی راہ لگ جائیں گے یہ کسی کی زبان سے نہ نکلا کہ جس طرف حق ہوگا ہم اس طرف جائیں گے اب موقعہ پر فرعون مع اپنے جاہ و حشم کے نکلا تمام امراء و رؤساء ساتھ تھے۔ لشکر فوج پلٹن ہمراہ تھی۔ جادوگروں کو اپنے دربار میں اپنے سامنے بلوایا جادوگروں نے فرعون سے عہد لینا چاہا اس لئے کہا کہ جب ہم غالب آ جائیں تو بادشاہ ہمیں اپنے انعامات سے تو نہیں بھول جائیں گے۔ فرعون نے جواب دیا واہ یہ کیسے ہو سکتا ہے نہ صرف انعام بلکہ میں تو تمہیں اپنے خاص رؤساء میں شامل کرلوں گا اور تم میرے پاس اور میرے ساتھ ہی رہو گے۔ تم میرے مقرب بن جاؤ گے میری تمام تر توجہ تمہاری ہی طرف رہے گی وہ خوشی خوشی میدان کی طرف چل دیئے۔ یہ دن فرعونیوں کی عید کا تھا اور اس مقابلہ کے لئے وقت چاشت مقرر کیا گیا تھا وہاں جا کر جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے حضرت پہلے اپنا عصا ڈالیں گے یا ہمیں اجازت ہے کہ ہم اپنا سامان سحر ڈالیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم ڈالو جو کچھ ڈالنا ہے یہ جواب پاتے ہی انہوں نے اپنی چھڑیاں اور رسیاں میدان میں ڈال دیں جادوگروں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا انہیں ہیبت میں ڈال دیا اور بڑا بھاری جادو ظاہر کیا اُن کی لاٹھیاں اور رسیاں ان کے جادو سے ہلتی جلتی معلوم ہونے لگیں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈالا جبھی وہ ان کی بناوٹوں کو نگلنے لگا۔ سارے میدان میں ان کی جو کچھ نظر بندیوں کی چیزیں تھیں سب کو ہضم کر گیا حق ظاہر ہو گیا اور باطل دب گیا اور اُن کی کی کرائی سب غارت گئی اور جادوگر مسلمان ہو گئے۔

قرآن مجید میں ہے کہ کتاب والوں سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب پیٹھ پیچھے پھینک دی گویا وہ کچھ علم ہی نہیں رکھتے اور اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتے تھے۔ سلطان حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے کفر نہ کیا ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور وہ جادو جو بابل شہر میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اترا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو ذی آزمائش ہیں تو اپنا ایمان نہ کھو تو ان سے سیکھتے وہ جس سے جدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں اور اس سے ضرر نہیں پہنچا سکتے کسی کو مگر خدا کے حکم سے اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا نفع دے گا اور بے شک ضرور انہیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور بے شک کیا بری چیز ہے وہ جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانیں بیچیں۔ کس طرح انہیں علم ہوتا۔ (پ نمبر 1 سورۃ البقرہ آیت 101 تا 102)

حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل جادو سیکھنے میں مشغول ہوئے تو آپ نے ان کو اس سے روکا اور ان کی کتابیں لے کر اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دیں حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد شیطانوں نے وہ کتابیں نکلوا کر لوگوں سے کہا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اسی کے زور سے سلطنت کرتے تھے بنی اسرائیل کے صلحاء و علماء نے تو اس کا انکار کیا لیکن ان کے جہال جادو کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا علم بتا کر اس کے سیکھنے پر ٹوٹ پڑے انبیاء کی کتابیں چھوڑ دیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر ملامت شروع کی سید عالم ﷺ کے زمانہ تک اسی حال پر رہے اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی برات میں یہ آیت نازل فرمائی۔ سحر و جادو کا جو منتر ان میں بہت مقبولیت حاصل کر چکا تھا وہ تھا جس سے میاں بیوی میں نا چاقی پیدا ہوتا کہ یہ اس پر ڈورے ڈال کر اپنے عشق کے جال میں پھانس لیں اس طرح وہ حرام کاری کا بازار گرم رکھتے۔ قرآن کا اعجاز ملاحظہ ہو کہ ان کے کردار کے چہرے پر جس بدنما داغ کی نشان دہی چودہ صدیاں پہلے قرآن نے کی اس کو آج وہ خود اپنی تحقیق کے آئینہ میں اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔ جیوش انسائیکلو پیڈیا کی عبارت پڑھیے سحر کی سب سے زیادہ عام متداول صورت اس نقش کی تھی جو عشق و محبت کیلئے دیا جاتا تھا۔ خاص کر وہ نقش جو ناجائز آشنائیوں کیلئے لکھا جاتا تھا جیوش انسائیکلو پیڈیا جلد 8 صفحہ 255 تفسیر ماجدی۔ قرآن جادو کے متعلق فرماتا ہے کہ ان کا کرنے والا جہنمی ہے۔

لبید بن اعظم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور سید عالم ﷺ

پر جادو کیا اور حضور ﷺ کے جسم مبارک اور اعضاء ظاہرہ پر اس کا اثر ہوا قلب وعقل واعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا چند روز کے بعد جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے وہ ذروان کوئیں میں ایک پتھر کے نیچے داب دیا ہے۔ حضور سید عالم ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھیجا انہوں نے کنوئیں کا پانی نکالنے کے بعد پتھر اٹھایا اس کے نیچے سے کھجور کے گابھے کی تھیلی برآمد ہوئی اس میں حضور ﷺ کے موئے شریف جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے اور حضور ﷺ کی کنگھی کے چند دندانے اور ایک ڈورا یا کمان کا چلہ جس میں گیارہ گرہیں تھیں اور ایک موم کا پتلا جس میں گیارہ سوئیاں چبھی تھیں یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکلا اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا گیا اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں۔ پانچ سورۃ فلق میں ہر ایک آیت کے پڑھنے کے ساتھ ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور حضور ﷺ بالکل تندرست ہو گئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہود کا ایک لڑکا نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا اسے یہودیوں نے بہکا سکھا کر آپ کے چند بال اور آپ کی کنگھی کے چند دندانے منگوا لئے اور ان میں جادو کیا اس کام میں زیادہ تر کوشش کرنے والا لبید بن اعصم تھا پھر ذروان نامی کنوئیں میں جو بنو زریق کا تھا اس میں ڈال دیا۔

اگر کسی نے مرد یا عورت بچہ یا بچی پر جادو کر دیا ہو تو آپ اس دعاء کو متواتر ومسلسل ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ اول وآخر درود شریف کے ساتھ پڑھیں جب تندرست ہو جائیں تو اس کے بعد آپ کی مرضی ہے اس دعا کو ترک کر دیں یا پڑھتے رہیں اور دوسرا فائدہ اس دعا کا یہ ہے کہ جب لوگ سونا' چاندی جمع کرنے میں لگ جائیں تو تم اس وقت ان کلمات کو بکثرت پڑھا کرو۔ دعا یہ ہے ترجمہ کے ساتھ

اللھم انی اسئلک الثبات فی الامر و العزیمة علی الرشد واسئلک شکر نعمتک و اسئلک حسن عبادتک و اسئلک قلبا سلما و اسئلک لسانا صادقا و اسئلک من خیر ما تعلم و اعوذبک من شر ما تعلم استغفرک لما تعلم انک انت علام الغیوب ٥

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے اپنے کام کی ثابت قدمی اور نیکی کا پورا مقصد اور تیری نعمتوں کی شکرگزاری کی توفیق طلب کرتا ہوں اور تجھ سے دعا ہے کہ تو مجھے سلامتی والا دل اور سچی زبان عطا فرما تیرے علم میں جو بھلائی ہے میں اس کا خواستگار ہوں اور تیرے علم میں جو برائی ہے میں اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں پروردگار ہر اس برائی سے میری توبہ جو تیرے علم میں ہو بے شک غیب داں تو ہی ہے؟ اگر کسی انسان پر جادو کا اثر ہو جائے تو اس طرح کرو کہ سات سبز پتے بیری کے لیکر ایک پتے پر گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص اور گیارہ مرتبہ سورۃ فلق اور گیارہ مرتبہ سورۃ ناس اول آخر درود شریف کے ساتھ پڑھو اسی طرح بیری کے ساتھ سبز پتوں پر پڑھو اور ایک پتے کو پتھر کے اوپر رکھ کر دوسرے پتھر سے اس پتے کو خوب رگڑیں حتیٰ کہ کوفتہ بختہ ہو جائے اس طرح باری باری سات پتوں کو کوفتہ بختہ کریں اور پھر ان کو زمین میں دفن کر دیں انشاء اللہ جادو کا اثر فوراً ختم ہو جائے گا اور صحت یابی ہوگی۔ یہ بات یاد رکھیں کہ دعا کے آخر میں جس پر جادو کیا گیا ہے اس کا نام معہ والدہ ضرور لیں یا خود کرنا ہے تو پھر کوئی ضرورت نہیں ہے۔

بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ رات کو جب بستر مبارک پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھ مبارک جمع فرما کر ان میں دم کرتے اور سورۃ اخلاص اور سورۃ فلق اور سورۃ ناس پڑھ کر اپنے مبارک ہاتھوں کو سر مبارک سے لے کر تمام جسم پاک پر پھیرتے جہاں تک دست مبارک پہنچ سکتے یہ عمل تین بار فرماتے:

واللہ تعالیٰ اعلم بمرادہ و اسرار کتابہ و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ٥

عمل بندش

عمل: التی بنھاں بلتی بنھاں بنھاں اگن سوائی باراں کل بالسعے بنھاں قربت تیری دھائی اکلو گجے ہیرو گجے صدقہ شاہ اصغر دا۔

قارئین! یہ عمل بہت ہی پرتاثیر ہے اور آپ نے اس عمل کو جائز طریقہ پر استعمال کرنا ہے ورنہ آپ گنہگار ہوں گے اور نقصان بھی ہوگا اب میں اس عمل بندش کے چند فوائد عرض کرتا ہوں تاکہ مظلوم اس عمل بندش سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

فوائد: ☆ اگر آپ کا دشمن آپ کو قتل کرنا چاہتا ہے اور آپ مظلوم ہیں اور حق پر ہیں آپ سوچتے ہیں کہ یہ مجھ سے زیر ہو جائے تو میں بچ جاؤں گا تو آپ اس طرح کریں کہ اگر اس کے پاس پھاوڑا یا کار یا موٹر سائیکل یا کسی قسم کی سواری ہے تو آپ اس عمل بندش کو سات مرتبہ پڑھ

کر تین مٹی کی کنکریوں پر پھونک ماریں اور اس طرح تین بار کریں اور یہ کنکریاں گاڑی کو ماریں یا گاڑی میں پھینک دیں۔ گاڑی بند ہو جائے گی۔ بنوانے سے بھی نہیں بنے گی اور خراب رہے گی اور یہ ظالم گاڑی کے اوپر پیسہ روپیہ برباد کردے گا اور کوڑی کوڑی کا محتاج ہو جائے گا اور آپ اُس کے شر سے محفوظ ہو جائیں گے۔☆ اگر کسی جگہ پر مدرسہ یا سکول ہے یا کسی قسم کا پڑھائی کا ادارہ ہے اور ساتھ ہی بھٹہ یا بھٹی ہے آپ نے ان کو کہا کہ آپ اس جگہ سے چلے جائیں مگر انہوں نے آپ کی کوئی بات نہ مانی تو آپ اس طرح کریں کہ اس عمل کو تین کنکریوں پر سات مرتبہ پڑھ کر پھونک ماریں اور اسی طرح ثلاثہ بار کریں اور ان کنکریوں کو بھٹہ یا بھٹی میں پھینک دیں اسی وقت آگ ٹھنڈی ہو جائے گی اور اینٹیں کچی نکلیں گی اور اس طرح بار بار ہوتا رہے گا جس سے یہ بھٹہ یا بھٹی ویران ہو جائے گی۔☆ اگر کوئی چور یا ڈاکو ہے اس کے پاس گھوڑا یا گھوڑی اونٹ یا اونٹنی ہے یا کسی قسم کا جانور ہے جس سے یہ سوار ہو کر چوری یا ڈکیتی کرتا ہے اور اس برے کام سے باز نہیں آتا تو آپ اس طرح کریں کہ سات مرتبہ اس عمل بندش کو پڑھ کر مٹی کی تین کنکریوں پر پھونک ماردیں اور اسی طرح ثلاثہ بار کریں اور یہ مٹی کی کنکریاں چور یا ڈاکو کے جانور کو ماریں انشاء اللہ وہ جانور چلنے پھرنے سے قاصر رہے گا۔☆ اگر کسی کی دوکان پر عورتیں سامان خریدنے کے لئے جاتی ہوں تو وہ غلط حرکات عورتوں سے کرتا ہو یا مفت سامان دے دے کر ان سے ناجائز تعلقات رکھتا ہو۔ اس دوکاندار نے لوگوں کو تنگ کر رکھا ہو تو آپ اس طرح کریں کہ اس عمل کو مٹی کی تین کنکریوں پر سات بار پڑھ کر پھونک ماردیں اس طرح تین مرتبہ کریں اور ان کنکریوں کو دکان میں پھینک دیں انشاء اللہ کچھ دنوں کے بعد یہ دوکان ویران و برباد ہو جائے گی۔☆ اگر کسی شخص کے کسی مستور سے غلط تعلقات ہوں تو وہ سمجھانے سے بھی باز نہیں آتا تو پھر آپ اس طرح کریں کہ اس کی مردمی قوت باندھ دیں کسی کھانے کی چیز پر اکیس مرتبہ پڑھ کر کھلا دیں یا اس پر اکیس مرتبہ یہ عمل بندش پڑھ کر پھونک ماردیں انشاء اس کی مردمی قوت ختم ہو جائے گی اور وہ اس عورت سے دور ہو جائے گا۔☆ اگر آپ کا دشمن جسمانی طاقت سے آپ سے طاقتور ہے اور آپ کو اس سے ہر وقت خطرہ رہتا ہے کہ کہیں یہ مجھے قتل نہ کردے یا ہڈی پسلی نہ توڑ دے تو آپ اس طرح کریں کہ اس عمل بندش کو 71 دفعہ پڑھ کر تین مٹی کی کنکریوں پر پھونک ماردیں اس طرح تین مرتبہ کریں اور کنکریاں اس آدمی کو ماریں انشاء اللہ وہ کمزور ہو جائیگا۔

نوٹ: قارئین! اس عمل کو جائز جگہ استعمال کریں۔ ناجائز ہرگز استعمال نہ کریں ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے۔

جفری طلسم غناء

☆......از: سید علی مقدس گوئند کے (ڈسکہ)

ایسا اسم جو حرف الف سے شروع ہو کسی بھی حرف میں کوئی نقطہ نہ ہو کسی بھی صفت و خوبی کو ظاہر کئے بغیر تمام صفات و خوبیوں کا مجموعہ ہو اسم اعظم کہلاتا ہے۔ ایسا اسم صرف اور صرف اللہ ہے۔ علمی نقطہ نظر سے اگر معین سے مدد لے کر عالم عنصری میں تصرف کیا جائے تو اسے طلسم کہتے ہیں اور اگر بغیر معین عالم عنصری میں مافوق العادت کوئی اثر ڈالا جائے تو اسے سحر و جادو کہتے ہیں۔ اجسام کی صورت نوعیہ کا بدلنا یا نفوس انسانی میں اثر ڈالنا دو طرح ممکن ہے۔ ایک قوت نفسیانہ سے دوسرے قوت علیہ سے یعنی قوت نفسانی سے کام لینا از قبیل سحر ہے اور قوت علیہ سے کام لینا طلسم ہے۔ اگر نقوش و آیات و اسماء وغیرہ ریاضت سے موثر کئے جائیں اُن کو علوی طریقہ قرار دیں گے لیکن اگر خاص طبائع عنصری مزاج افلاک اور دیگر مزاجات کو یکجا کر کے انہیں نقوش و اسماء سے کام لیا جاتا ہے تو اصطلاع علوم میں اسے طلسم قرار دیں گے۔ عام طریقہ کار سے طلسم سریع التاثیر طریق کار پر دلالت کرتا ہے۔ اکسیر اور تسخیر کی کائنات کی بادشاہت محمدؐ و آلِ محمدؐ کے پاس ہے الٰہی کے در سے نصیب والوں کو کچھ مل جائے تو وہ مقام فقر کی ادنیٰ منزل پر فائز ہو جاتا ہے اسی لئے محمدؐ و آلِ محمدؐ کے گداؤں نے فقر و فاقہ کو اپنی دولت سمجھا ذوق و تقویٰ کو اپنی اقلیم کا تاج و تخت بنایا۔ بے نیازی کے لازوال خزانوں کو تھامے رکھا علم و حکمت کے گوشے پر بیٹھ کر دُنیا اور دُنیا کی تمام رنگینیوں سے بے نیاز رہے شاہانِ عالم نے ان کے پھٹے پرانے دامنوں کو عقیدت کے بوسے دیئے اور اُنہوں نے اللہ کی طاقت پر کرہ ارض کی تمام عظمتوں، رفعتوں اور موجودات کو سامنے سرنگوں دیکھا۔ خدائے عالم نے اپنی رحمتوں کے خزانے ان کے لئے کھول دیئے اور دین و دُنیا کی تمام نعمتیں ان پر نچھاور کردیں۔ اب جفری طلسم غناء کی طرف آئیں۔

اسم ذات اللہ کو ملفوظی کریں۔

حصہ اول: ا ل ف ل ا م ل ا م ھ ا

ان کے اعداد ۲۵۹+حروف ۱۱ =۲۷۰

اللہ کے اعداد ۶۶+حروف ۴ =۷۰

میزان ۲۷۰+۷۰=۳۴۰

حصہ دوم: قاعدہ استنطاق سے میزان ۳۴۰ کے حروف بنائے۔

۴۰+۳۰۰=م ش بنے ان کو ملفوظی کریں

م ی م ش ی ن

ان کے اعداد بنے =۴۵۰+حروف ۶=۴۵۶

اب میزان ۳۴۰ اور م ش کے ملفوظی کے میزان کو جمع کیا۔

۴۵۶+۳۴۰=۷۹۶

مثلث کیلئے ۷۹۶۔۱۲=۷۸۴÷۳=۲۶۱ کسر خانہ ہفتم آئیگی۔

ہر خانہ کے اعداد میں سے ۴۱ عدد نفی کر کے باقی اعداد کے حروف بنا کر کلمہ ائیل کا اضافہ کر کے مؤکل لکھو مثلاً چال کے خانہ ۶ میں عدد ۲۶۶ ہیں ۴۱ نفی کئے ۲۲۵ ان کے حروف بنا ہے =۵+۲۰+۲۰۰= ھ ک ر آگے کلمہ ائیل کا اضافہ کیا۔ ھکرائیل بنا اسی طرح تمام خانوں کے اعداد کے مؤکلات درج ہیں۔ عاملین اور عوام کی سہولت کے لئے اس لوح کی مکمل تشریح کر دی ہے۔ تمام لوگوں کیلئے یہی طلسمی لوح بنے گی۔

تیاری جفری طلسم غناء: ان اعداد کی طلسمی لوح چال آتشی سے نقش مثلث چاندی کی تختی پر شرف قمر میں بنائیں مستورات سونے کا لاکٹ بنائیں۔ مرد حضرات چاندی کی تختی پر سونے کی پالش کرائیں۔ اس طلسمی لوح کی برکت سے فراخی رزق کامیابی' ادائیگی قرض' رہائی از قید غلبہ بر مخالفین' دفع سحر و جادو در جملہ شرعی مقاصد کے حصول میں آسانی مشاہدہ ہو چکی ہے۔ شرف قمر کے اوقات زنجانی جنتری 2005 میں ملاحظہ کریں۔ جو لوگ استطاعت رکھتے ہیں ان سے گزارش ہے کہ یہ جفری طلسم غناء سرمایہ حیات ہے ہر گز سستی نہ برتیں خود تیار نہ کر سکتے ہوں تو سید انتظار حسین شاہ زنجانی صاحب سے رابطہ کریں اور انہیں سے یہ لوح بنوائیں کیونکہ ایسی زبردست و عظیم طلسمی لوح شائد ہی علماء جفر کے پاس ہو اب جفری طلسم غناء ملاحظہ ہو۔

الله	۷۸۶	
۲۶۶ ھکرائیل	۲۶۱ کرائیل	۲۶۹ حکرائیل
۲۶۸ زکرائیل	۲۶۵ دکرائیل	۲۶۳ بکرائیل
۲۶۲ اکرائیل	۲۷۰ طکرائیل	۲۶۴ جکرائیل
العجل	الساعة	الوحا

حب کا نادر و نایاب نقش

تسخیر و محبت کے عملیات و نقوش تقریباً ہر ایک کتاب میں ملتے ہیں مگر پھر بھی اکثر احباب کو اس قسم کے عملیات و نقوش کی تلاش و جستجو رہتی ہے ہر ایک چاہتا ہے کہ تیر بہدف عمل مل جائے۔ بعض اوقات انہیں کامیاب عملیات و نقوش نے بعض افراد پر کچھ اثر نہ کیا ایسا کیوں؟ حقائق سے یہ بات سامنے آئی کہ سفید کپڑے پر ہر ایک رنگ آسانی سے چڑھ سکتا ہے۔ اگر کپڑا سفید ہے مگر میلا ہے تو پہلے میل دور کرنا ہوگا اور اگر کپڑا پہلے ہی رنگین ہو اور رنگ بھی نیلا یا کالا ہو تو اُس پر سرخ گلابی یا پیلا رنگ نہیں چڑھ سکتا۔ اس کیلئے پہلے اس رنگ کو اُتارنا پڑے گا اس مثال سے ہر کوئی سمجھ سکتا ہے کہ اولاد کو ماں باپ اور شوہر کو بیوی کی جانب مائل کرنا آسان ہے مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ دِل میل سے صاف ہو یعنی غرض یا لالچ یا دین سے بے رغبتی کا میل نہ ہو۔ تو بہت آسان ہے اور اگر نفسانی خواہشات کی ہوس پر گناہ کی سیاہی چڑھ چکی ہو تو اس کو دور کرنے کے بعد ہی کامیابی ہاتھ آئے گی۔ ذیل کا نقش حب اکسیر اکبر العظیم مشاہدہ ہو چکا ہے۔ نام طالب و مطلوب مع والدہ لیں ان کے اعداد میں کسی آیت حب کے اعداد شامل کر کے اور اسم مجیب کے اعداد اور کوکب زہرہ یا مشتری لیں اور مطلوبہ کوکب کے مؤکل کے اعداد کو بھی شامل کریں اور درج ذیل نقش میں پر کریں جو کہ بدوح کا ہے یاد رہے کہ نقش میں کسر نہ آئے۔ اگر کسر واقع ہو تو کوئی اسماء جمال شامل کر لیں۔ نوچندی جمعرات کو ساعت مشتری میں محلول زعفران و گلاب سے لکھیں اور خانہ مطلوب کی گزرگاہ میں دفن کریں یا دیوار میں دبا دیں فی الفور اثر کرے گا انشاءاللہ۔ اب مثال کو سمجھیں۔

کوکب مشتری کے اعداد ۹۰۳

مؤکل مشتری کے اعداد ۲۸۳

آیت حب کے اعداد ۲۸۹۱

اسم مجیب کے اعداد ۵۵

کل اعداد ۴۱۳۲

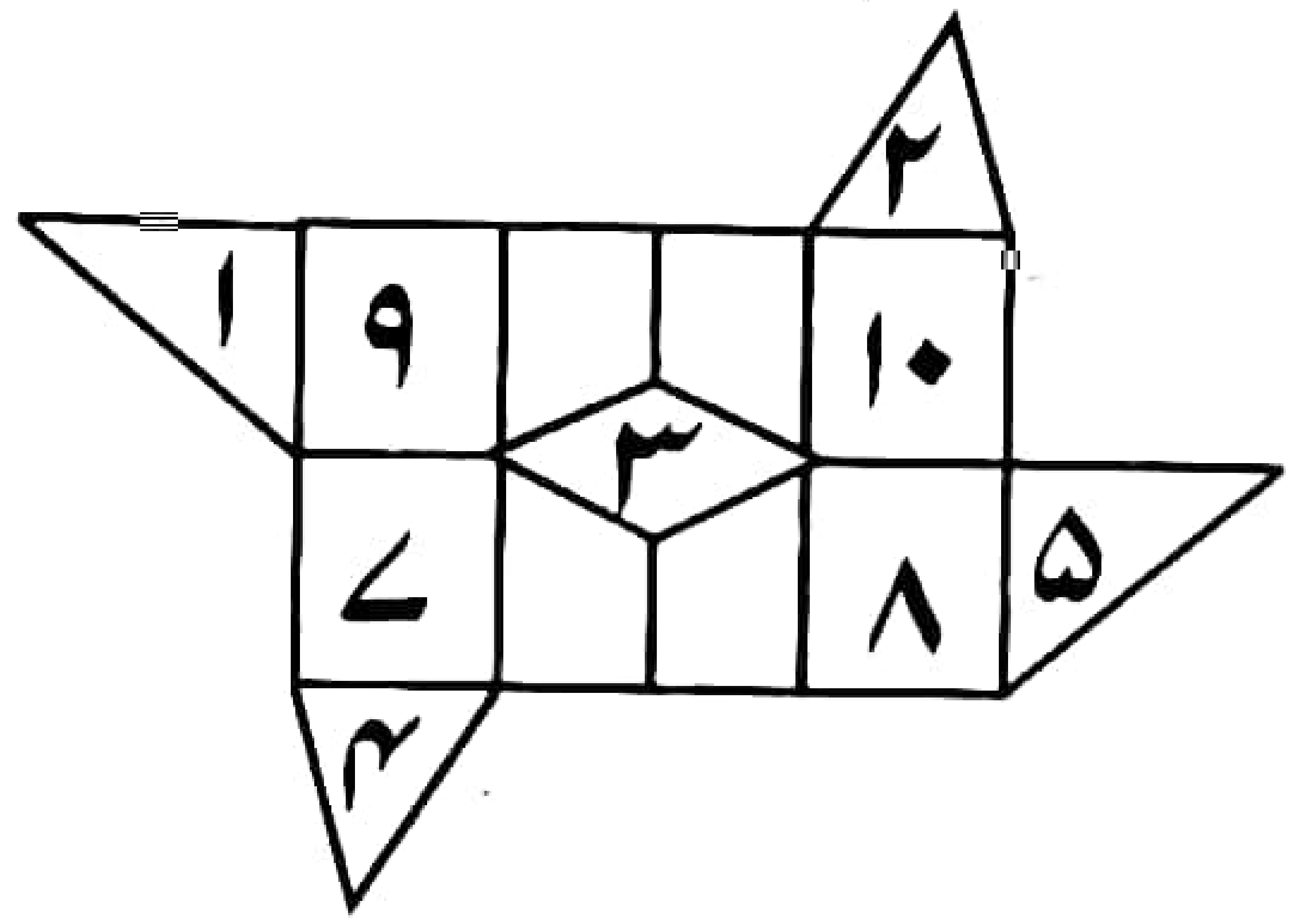
اب ۴۱۳۲ میں اعداد طالب و مطلوب مع والدہ جمع کریں۔

اعداد طالب مع والدہ ۱۸۸۵ اعداد مطلوب مع والدہ ۱۷۵۹

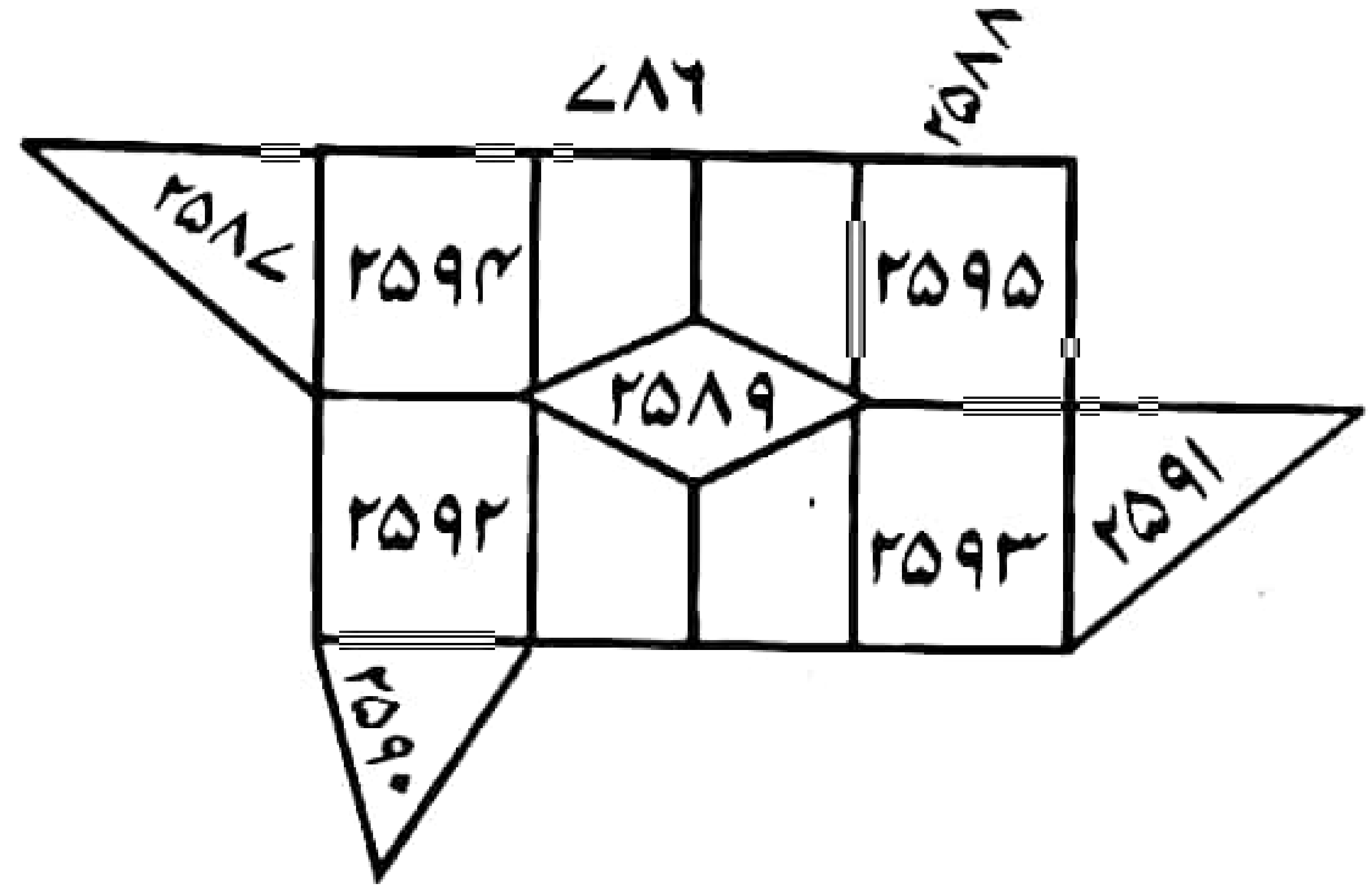
اب ۱۸۸۵+۱۷۵۹+۴۱۳۲=۷۷۷۶ میزان حاصل ہوئی۔ قانون کے ۱۵ نفی کئے ۷۷۷۶۔۱۵=۷۷۶۱

۳ پر تقسیم کیا ۷۷۶۱÷۳=۲۵۸۷

خانہ نمبرا میں رکھ کر ایک ایک اضافہ سے نقش تمام کیا مثلث بدوح کی چال یہ ہے۔مثلث کی رفتار پر غور کریں ہر دو ضلعوں کی جمع اگر صحیح نہ ہوگی تو نقش درست نہ ہوگا۔چال نقش



مثالی نقش یہ بنا میزان ۷۷۶۱



صدری نایاب اعمال سے اسم اعظم

☆......از تحریر: عدیل مصطفیٰ آتش۔ ہری پور

قارئین اس مرتبہ چند صدری موتی عیاں کر رہا ہوں ان کی قدر و قیمت عمل کرنے پر معلوم ہوگی کچھ لوگ اسم اعظم کی تلاش میں رہتے ہیں تمام علماء اس امر میں متفق ہیں کہ خدا کا ہر نام اسم اعظم ہے مگر اپنی طبع و عنصر کے مطابق اسم تلاش کرنا چاہئے۔ یہ اعمال جو پیش کر رہا ہوں ہر شخص اجازت لیکر کرسکتا ہے اور فیض اُٹھا سکتا ہے۔

عمل اسم اعظم یا رزاق

یہ عمل فتح غیبی اور کشائش رزق کیلئے اور روزگار کیلئے

لاجواب ہے۔اگر اس کا مکمل عامل بن جائے تو دوسروں کے مسائل بھی حل کرسکتا ہے۔طریقہ زکوٰۃ کا یہ ہے کہ لوچندی جمعرات سے پڑھنا شروع کرے اور تعداد 78848 مکمل کرے تعداد خواہ کتنے ہی دنوں میں پوری ہو مگر تعداد پوری کرنی ضروری ہے۔آخری یوم کسی سفید شرینی پر نیاز مؤکلات دیں اور معصوم بچوں میں تقسیم کردیں اس کے بعد روزانہ ایک سوایک مرتبہ ورد میں رکھے عمل بالکل تنہا کرے میں کرے اور روزانہ ایک وقت اور جگہ مقرر ضروری ہے۔اسم کے اول و آخر 11 بار درود ابراہیمی ضرور پڑھے اس کے بعد جب بھی اپنے لئے یا کسی کیلئے عمل کرنا مقصود ہو تو تین یوم 308 مرتبہ اول و آخر درود شریف پڑھیں اور بعدہٗ پڑھائی کے یوں مخاطب ہو ''اے مؤکلات اسم ہذا باحکم خدا فلاں بن فلاں کیلئے نوکری کا بندوبست کریں'' چند دنوں میں مقصد پورا ہو جاہے گا۔ مجرب المجرب ہے۔اگر اسی اسم کی زکوٰۃ باپرہیز جلالی و جمالی ادا کرے اور نیت دست غیب کی کرے تو دست غیب جاری ہو جاہے گا۔مگر دست غیب صرف وہ لوگ حاصل کر سکتے ہیں جو کوئی بھی دنیاوی وسیلہ رزق نہ رکھتے ہوں بغیر ضرورت کے دست غیب حاصل کرنا ناجائز ہے۔اسی اسم کا ایک اور عمل درج کر رہا ہوں۔جو غیبی امداد کیلئے لاجواب ہے۔روزانہ بعد از عشاء 4928 مرتبہ اول و آخر گیارہ بار درود شریف متواتر 40 یوم پڑھے اس کے بعد روزانہ 308 مرتبہ ورد میں رکھے ہر ضرورت اور ہر مشکل کا حل غیب سے ہو جایا کرے گا۔کر کے دیکھئے لطف آ جائے گا اس عمل کا عامل کبھی کسی کا محتاج نہیں رہتا۔اگر اسی عمل کو باپرہیز جلالی و جمالی بانیت خرچ روزمرہ کیا جاہے تو اکیس یوم کے بعد دست غیب جاری ہو جائے گا۔عامل کو چاہئے جو رقم ملے خرچ کردے کل کیلئے بچا کر نہ رکھے دینے والا کل کو اور دے گا۔جب بھی چاہے اپنے لئے یا کسی اور کیلئے محبوب مسخر کرے تو تنہائی میں ساعت زہرہ میں 4000 اسم پڑھ کر اس طرح حکم کرے (اے مؤکلات باحکم خدا فلاں بنت فلاں کے دل میں فلاں بن فلاں کیلئے محبت ڈال دو کہ بن ملے چین نہ ملے) یہ حکم سات مرتبہ دہرائے اگر پہلے یوم کام نہ ہو تو تین دن برابر اسی طرح کرے مطلوب ضرور مسخر ہو کر حاضر ہوگا۔مجرب و آزمودہ ہے آزمائش شرط ہے۔

نوٹ: اگر دوران عمل جسم پر وزن پڑے یا تھرتھراہٹ پیدا ہو تو گھبرائیں نہیں یہ علامت کامیابی کی ہوتی ہے۔

اسم اعظم یا علیم یا خبیر

یہ عمل روحانی قوت کی بیداری اور باطنی نگاہ کھولنے کیلئے کیا

جاتا ہے۔ طریقہ عمل یہ ہے کہ نوچندی جمعرات سے عمل کا آغاز کرے اور سفید روئی پر پسی ہوئی سیاہ مرچ لگائے اور ہلکا سا گیلا کر کے دونوں کانوں میں دے اور آنکھیں بند کر کے اول و آخر 11 مرتبہ درود ابراہیمی اور 313 بار اسم بالا پڑھے۔ متواتر اکیس یوم عمل کرے جگہ اور وقت مقرر ہو اور جگہ خلوت کی ہو اور خوشبودار اگربتی بھی لگائے۔ دوران عمل یا خواب میں جو بھی مشاہدات ہوں کسی سے بیان نہ کرے آخری روز تلک باطنی نگاہ کھل جائے گی۔ مجرب ہے رازداری شرط ہے۔

عمل اسم اعظم یا اللہ

یہ عمل ہر کڑی سے کڑی مشکل اور حاجت کیلئے نہایت مجرب ثابت ہوا ہے۔ کیسی ہی مشکل کیوں نہ ہو سات یوم کے اندر اندر حل ہوجاتی ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ بعد از عشاء اول و آخر 11 بار درود شریف اور درمیان میں 4000 مرتبہ اسم پڑھے بعدہٗ مقصد کیلئے دعا کر کے سو رہے متواتر سات یوم یہ عمل کرے مقصد ضرور پورا ہوگا۔ دیگر یہی عمل کسی بھی روح سے ملاقات کرنے کیلئے بھی کیا جاتا ہے۔ بہت نایاب اور آسان عمل ہے ایسے گوہر نایاب بار بار ہاتھ نہیں آتے پانے والا اسی ایک عمل سے بہت کچھ پا سکتا ہے۔

عمل اسم اعظم یا فتاح

یہ عمل ایک ولی اللہ کا عطیہ ہے یہ عمل آپ کو دنیا کے کسی عامل کے پاس نہ ملے گا۔ یہ صدری طریقہ ہے جو کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے۔ اس اسم کا عامل دُنیا کا ہر کام لے سکتا ہے۔ طریقہ زکوٰۃ یہ ہے کہ تعداد 69184 پوری کرے نوچندی جمعرات سے عمل کا آغاز کریں اول و آخر 11 بار درود شریف پڑھے تعداد خواہ جتنے دنوں میں پوری ہو ایک وقت اور جگہ مقرر کرے اور دوران عمل عمدہ قسم کی اگربتی سلگائے بعد زکوٰۃ کے کسی شیرینی پر فاتحہ نبی کریمؐ و غوث پاکؒ و موکلات اسم کی دلائے۔ عامل ہو جائے گا اسکے بعد روزانہ 400 مرتبہ ورد میں رکھے تاکہ عمل قابو میں رہے۔ اسکے بعد جب کسی حاجت کیلئے پڑھنا مقصود ہو تو 4000 مرتبہ اول و آخر 11 بار درود شریف تین دن ایسے ہی پڑھے اور بعد پڑھائی کے مقصد کیلئے دعا کرے انشاء اللہ تین یا سات یا اکیس یوم میں مقصد ضرور پورا ہوگا۔ مجرب و آزمودہ ہے۔ اگر اسی عمل کو پرہیز جلالی کرتے ہوئے موکلات کی تسخیر کی نیت سے پڑھے تو موکلات مسخر ہوں ان سے جو چاہے جائز کام لے۔

عمل اسم اعظم یا باسط

نوچندی جمعرات سے آغاز عمل اول و آخر 11 مرتبہ درود شریف اور تعداد 18432 پوری کرے چاہئے جتنے دن لگیں بعد زکوٰۃ کسی شیرینی پر فاتحہ دلائے عامل ہو جائے گا۔ اس کے بعد روزانہ ورد 288 مرتبہ رکھے اور جب کسی حاجت کیلئے پڑھنا منظور ہو تو 4000 مرتبہ پڑھے تین یوم اور مقصد کیلئے دعا کرے چند دنوں میں مقصود حاصل ہو یہ عمل کبھی خطا نہیں کرتا جو لوگ عملیات میں ناکامی کا گلہ کرتے ہیں ان کے لئے یہ اعمال کسی نعمت سے کم نہیں اجازت لیکر جو چاہے عمل کرے اور خدا کی نعمتوں کا لطف اٹھائے۔

عمل برائے حل المشکلات

☆......از تحریر: نثار احمد مغل۔ کراچی

بے خطا اور مجرب عمل آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

یہ عمل ہر جائز مہم میں بہت مفید ہے۔ اس عمل کو عشاء کی نماز سے لیکر رات کے گیارہ بجے تک کیا جا سکتا ہے اور دن میں طلوع آفتاب سے لیکر دن کے گیارہ بجے تک کیا جا سکتا ہے۔ لیکن عمل کو شروع کرنے سے پہلے دو رکعت نفل نماز ضرور ادا کرنی ہوگی۔ یہ عمل کی شرائط میں شامل ہے۔ اس عمل کو آپ ہر جائز مقاصد کیلئے استعمال کر سکتے ہیں۔ مثلاً اچھی جگہ ملازمت حاصل کرنا' اچھے گھر میں رشتہ کرنا' گھر میں یا دوکان یا کاروبار میں برکت کا ہونا' قرض سے نجات حاصل کرنا و بڑے لوگوں میں عزت اور شہرت حاصل کرنا کسی بھی شخصیت کی محبت حاصل کرنا' کسی کو اپنے اوپر مہربان کرنا' مصیبت اور بیماری سے چھٹکارا حاصل کرنا غرض یہ ہے کہ اس عمل سے بہت سے کام جلد انجام پذیر ہو جاتے ہیں۔ ہر مشکل سے مشکل مہم کے لئے اسماء الحسنٰی ''یا قادر'' پہلے روز 1000 مرتبہ' دوسرے روز دو ہزار بار' تیسرے روز تین ہزار بار' چوتھے روز چار ہزار بار پڑھے غرض یہ کہ اس طرح روزانہ ایک ہزار بار بڑھاتا جائے بارھویں روز بارہ ہزار بار پڑھنے کے بعد انشاء اللہ العزیز جو بھی آپ کا مقصد ہوگا ضرور حل ہو جائے گا۔ اگر بالفرض محال بارہ روز میں مقصد برآوری نہ ہوئی تو دو روز ناغہ کر کے پھر از سر نو شروع کریں مقصد ضرور پورا ہوگا۔ نہایت ہی مجرب اور آزمودہ ہے۔ دو رکعت نماز دوگانہ مجیب الحاجات ضرور پڑھا کریں یہ عمل آپ جب بھی کسی بھی مقصد کیلئے کریں تو مقصد کو تصور میں یاد کر کے پڑھا کریں انشاء اللہ جلد کامیابی ہوگی۔ پڑھائی کے دوران کمرہ خالی اور صاف ستھرا ہونا لازمی ہے۔ یہ عمل مسجد میں بھی کر سکتے ہیں۔ اس عمل میں پرہیز کچھ خاص نہیں ہے۔ صرف نماز باجماعت ادا کرنے کی پابندی لازم کریں فالتو گفتگو سے بچیں اور حرام کام سے بھی بچیں۔

جنات کی دُنیا

غلام قادر بلوچ۔ کراچی

تسخیر روحانیت

اس نادر و نایاب عمل کا ذکر شیخ حبیب بن موسیٰ الرضا نے اپنی شہرہ آفاق کتاب العلوم الغریبہ صفحہ نمبر 231 پر بیان کیا ہے جسے آپ حضرات کی خدمت میں شرح وبسیط کے ساتھ پیش کر رہا ہوں۔

ترکیب: اس عمل کا آغاز عروج ماہ نوچندی جمعرات سے کریں۔ چلہ کشی کے دوران پرہیز جلالی و جمالی رکھیں۔ صلوٰۃ وصوم کی پابندی لازمی ہے۔ عمل کو کسی ایسی جگہ پر بجالائیں جہاں عام لوگوں کی آمدورفت نہ ہو۔ دوران عمل بخور لوبان ذکر سلگائیں۔ قبل از عمل حصار ضرور کرلیں تاکہ کسی بھی قسم کا خوف دل میں نہ رہے۔ عمل ہر نماز کے بعد (335) بار پڑھیں اور اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف ضرور پڑھ لیں۔ عمل کی مدت تین تا گیارہ یوم ہے۔ انشاء اللہ اختتام چلہ ارواح حاضر خدمت ہونگے اور طلبی کا مقصد دریافت کریں گے۔ عامل عہد میثاق کے ساتھ ان سے تابعداری کا عہد لیں اور قول اقرار کرلیں وہ اپنی نشانی عامل کو عنایت کریں گے اور ہر کام میں عامل کے مددگار ہوں گے۔ عمل یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم○ بسطلع سلطلع بسلطلق بسلطق بھکرن بحق ارقاش شملیخ لیاخ شراھم احداع ہتلاً اجب یا طقاطقاقواشِ انزل بحق ھذہ الاسماء التی اقسمت علیکم انزل یا ایھا الارواح الروحانیۃ باالذی ھدیکم والبسکم لیکم و انہ لقسم لو تعلمون عظیم و انہ بسم الرحمن الرحیم الاتعلوم علی و اتونی مسلمین○

خدمۃ الجن

معر کے عبدالفتاح السید الطوخی کا عمل ہے جسے انہوں نے اپنی کتاب "تسخیر الشیاطین فی وصال العاشقین" میں بیان کیا ہے۔ جنات تابع کرنے کے خواہش مند حضرات کے لئے ایک نادر روزگار عمل ہے۔

ترکیب: طہارت ظاہری و باطنی کے ساتھ اکیس دن روزہ رکھیں۔ عمل کا آغاز عروج ماہ اتوار کی شب سے کریں۔ دوران چلہ صلوٰۃ وصوم کی پابندی بیحد ضروری ہے عمل خالی مکان میں کرے جہاں سوائے عامل کے اور کوئی شخص موجود نہ ہو قبل از عمل اپنا حصار ضرور کرلیں تاکہ کسی قسم کی نقصان یا رجعت کا اندیشہ نہ ہو۔ بخور مسکی، میعہ سائلہ السودان سلگائیں۔ عمل یہ ہے کہ سورۃ والشمس وضحاھا (۵۰۰) بار پڑھیں ہر سو پر عزیمت مندرجہ ذیل تین بار پڑھیں۔

یا بردیوش اقبل بحق شمات وفود و صرھوش و یانوخ اقبس یا خدام السورۃ المبارکہ و افعل ما امرتک بہ من جلب الدراھم و جلب النساء والتمریض و اخلاء الدیار بحق علم ماکان و مایکون○

اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف ضرور پڑھیں۔ مدت عمل اکیس یوم ہے۔ اختتام چلہ ایک خوبصورت جن حاضر ہوگا جس کے ہاتھ میں تلوار ہوگی۔ جو آپ کو ایک خاتم نحاس کی دے گا جس پر سریانی زبان میں اسم اللہ اعظم تحریر ہوگا۔ عامل انہیں حضرت نبی سلیمان علیہ السلام کی قسم دے کر تابعداری کا عہد لیں بعدازاں عامل جو حکم کرے گا چشم زدن میں بجالائے گا۔

احضار الجن

اس عمل مبارک کا ذکر سید عبدالفتاح الطوخی نے اپنی کتاب النور الربانی فی علوم الروحانی صفحہ نمبر (۱۱۲) پر بیان کیا ہے۔ جسے شرح وبسیط کے ساتھ آپ حضرات کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

ترکیب: عروج ماہ نوچندی جمعرات سے اس عمل کا آغاز کریں۔ چلہ کشی کے تمام شرائط وضوابط کو ملحوظ خاطر رکھ کر سات یوم روزہ رکھیں۔ قبل از عمل آپ اپنا حصار ضرور کرلیں تاکہ رجعت یا کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ نہ ہو۔ بخور میعہ سائلہ وقفے وقفے سے سلگائیں۔ عمل کسی ایسی جگہ پر کریں جہاں کسی فرد کی آمدورفت نہ ہو۔ تنہائی شرط ہے۔ دوران چلہ پرہیز جلالی و جمالی رکھیں۔ عمل ہر نماز کے بعد ایک سوایک مرتبہ پڑھیں

اور اول و آخر سات' سات بار درود شریف ضرور پڑھیں۔ سات یوم کا عمل ہے اختتام چلہ ایک ضعیف عمر کا شخص ظاہر ہوگا جو طویل القامت ہوگا اسمر رنگ کے کپڑے پہنے ہونگے وظیفہ مکمل کر کے اس سے تابعداری کا عہد لیں جو عہد والمیثاق کے ساتھ عہد کرے گا بعد ازاں عامل کی ہر حاجت پوری کرے گا۔ عمل یہ ہے۔

یا کیموش طلیموش علیوش أل هوش أسرعوا یا ملائکة العذاب وانتقموا من هذا العون حتی یخضع و یطیعنی بحق هذه الاسماء الطاهرة همنا نمیثاً ناویثاً لا الا الا هو العلي الكبيرo

احضارِ عبد اسود

مصر کے القوخی الفلکی کا عمل ہے جسے انہوں نے اپنی کتاب السحر الکھان صفحہ نمبر (۱۷) پر بیان کیا ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

ترکیب: پیاز اور لہسن رات کو کھا کر ہینگ اور مُر کا بخور جلاتا ہوا پہلی رات ایک ہزار' دوسری رات دو ہزار اور تیسری رات تین ہزار مرتبہ پڑھیں۔ پس ایک مرد روحانی سیاہ رنگ حاضر ہو کر خوف زدہ کرے گا۔ اس سے نہ ڈرے اور پڑھائی مکمل کر کے اس کو کہے جو تمہارے پاس انگوٹھی ہے وہ مجھے دے دو جب وہ انگوٹھی دے دے تو محفوظ رکھے اور بوقت ضرورت اُسے آگ کے قریب کرے اور اس عبد اسود کو طلب کرے پس حاضر ہو کر حاجت براری کرے گا۔ یہ ایک سفلی عمل ہے جو شخص پرہیزوں سے بھاگتا ہو وہ قسمت آزمائی کرلے نہایت ہی مجرب اور مستند عمل ہے۔ عمل یہ ہے۔

کَرْنَمُوْ شَلَخْ جَلْنَمُوْ شَلَخْ



حامل نوٹ کا رزق کشادہ نہ ہوا تو اُسے حق ہوگا کہ قیامت کے دن شاہ زنجانی کا دامن گیر ہو

جو شخص فاضل مال اس لئے طلب کرتا ہے کہ اپنے اہل و عیال کی عزت محفوظ رکھ سکے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے سے کہیں برتر ہے۔ (ارشاد امام علی رضا علیہ السلام)

اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر ستارہ مشتری کی بابرکت شرف یافتہ سعادتوں میں شرف مشتری کا گارنٹی شدہ نوٹ آپ کیلئے تیار کرنیکی سعادت حاصل کی گئی ہے۔ قبل ازیں پانچ روپے کے شرف مشتری کے نوٹ کو **منجم زنجانی برادرز** نے تیار کر کے ہزاروں بہن بھائیوں کو فیضیاب کیا۔ 12 سال کے بعد کائنات میں خیر و برکت کی لہریں نصیب یاوری' رزق و دولت لاتی ہیں۔ انہی سعاعتوں کو عامل شاہ زنجانی نے آپ کیلئے سمیٹ لیا ہے۔ شرف مشتری کے حامل کا رزق کشادہ ہونے لگے گا۔ اس نوٹ کی' کی **(Key)** اللہ کے گھر کی تعمیر میں حصہ لینا ہے۔ تبھی شرف مشتری کے نوٹ سے فیض پائیں گے۔ جس طرح بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ابجد قمری **786** ہیں اور مفرد **3** ہے۔ اسی طرح **اللہ** کے ذاتی نام کے اعداد **66** جس کا مفرد بھی **3** ہے۔ سبع کواکب میں یہی نمبر ستارہ مشتری سے منسوب ہے۔ روحانی تحقیق کے مطابق مشتری' اللہ' اولیاء اللہ' انبیاء' ولی' قطب' ابدال' رجال الغیب' غوث' قلندروں کا نمبر **3** سے رابطہ ہمیشہ قائم رہا ہے۔ شرف مشتری کے نوٹ کی فیض یابی کیلئے اللہ کے گھر کی تعمیر میں حصہ لیکر آپ بھی اسی تسبیح کے دانے بن سکتے ہیں۔ آپ اللہ سے تجارت کر کے یقینی نفع پا سکتے ہیں۔ نوٹ حاصل کرنے کے خواہاں بہن بھائی ایک ہزار پچاس روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں ان کی جانب سے اللہ کے گھر کی تعمیر میں نوسو روپے ہدیہ دیکر رسید کے ساتھ شرف مشتری کا نوٹ رجسٹرڈ ڈاک سے روانہ کر دیا جائیگا۔ اگر آپ مقامی طور پر اپنی پسند کی مسجد میں چندہ دینا چاہیں تو رسید کے ساتھ **100** روپے کے علاوہ **50** روپے پوسٹ خرچہ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔ مقامی بہن بھائی پوسٹ خرچہ کے علاوہ اسی طرح فیض یاب ہو سکتے ہیں۔ (عامل شہزادہ سید انتظار حسین شاہ زنجانی)

وبالِ زحل وبالِ جان

میاں جاوید اقبال۔ نارووال

ایک کہاوت ہے کہ ''آتی ہے جان کے ساتھ جائے گی جنازے کے ساتھ'' یہ ایک حساس ترین موضوع ہے جس کو میں چھیڑ رہا ہوں۔ مئی کے شمارہ آئینہ قسمت میں حضرت شاہ زنجانی صاحب نے صفحہ 7 کی سطر اول میں لکھا ہے کہ ستارہ زحل 25 مئی سے اڑھائی سال کیلئے وبال میں چلا جائے گا۔ قارئین آپ نے اس پر ایک سرسری نظر تو ضرور ڈالی ہوگی لیکن خیال کسی نے نہ کیا ہوگا کہ یہ ستارہ زحل اڑھائی سالہ دور میں لاکھوں کہانیاں چھوڑ جائے گا حالانکہ اس جملے کو مین لائن بنا کر لکھا گیا ہے۔ ستارہ زحل جس کو ایک نحس ستارہ تصور کیا جاتا ہے جب کسی پر اپنی عنایات کی برسات برساتا ہے تو اُسے انتہائی عروج پر لے جاتا ہے اور جب وبال پر آجاتا ہے اتنی ہی اونچائی سے یکدم زمین بوس کر دیتا ہے اور انسان اتنا حیران رہ جاتا ہے جس طرح ایک اچھا خواب دیکھتے ہوئے اچانک آنکھ کھل جاتی ہے اور وہ حیران رہ جاتا ہے ایسی ہی صورتحال درپیش ہوتی ہے۔ کہ انسان کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ اُس کے ساتھ اچانک یہ کیسی صورتحال ہوگئی ہے۔ جب یہ شرف پر آتا ہے تو ایک مرتبہ زندگی کا حقیقی لطف دیتا ہے۔ وبال کی صورت میں یہ زندگی کو اجیرن کر کے رکھ دیتا ہے۔ وبال کے اڑھائی سالہ دور میں یہ جس جس سیارہ کے گھر سے گزرتا جائے گا اپنے نحس ترین اثرات چھوڑتا جائے گا۔ کسی کو یہ نہیں معلوم ہوگا کہ اُس کے ساتھ یہ کیا معاملات چل رہے ہیں رکاوٹ بندش' کاروباری نقصان' نہ گھر میں سکون نہ باہر چین گھریلو جھگڑے' ناکامی' بڑے بڑے حادثات' سیاسی عروج و زوال ہر طرف مصائب ہی مصائب' ساڑھ ستی' وبائی امراض' رنج و ملال' بے روزگاری' ناگہانی آفات حتیٰ کہ ناکامیوں اور مصائب کے تابڑ توڑ حملے ہونگے۔ انسان اتنا پریشان حال ہوگا کہ کچھ سمجھ میں نہ آئے گا۔ یہ سب کچھ اس لئے لکھ رہا ہوں کہ ایسی صورتحال میں ایک ہی راستہ ہے جس سے کچھ نہ کچھ نہیں یقینی طور پر سکون ملے گا۔ کئی لوگ اس صورتحال سے گھبرا کر اشتہاری عاملین کے جال میں پھنس جاتے ہیں جو کہ ہر کسی آنے والے کو یہ کہہ کر گمراہ کرتے ہیں کہ آپ پر کالا جادو کر دیا گیا ہے۔ بلکہ اگر اُن کے پاس دس افراد جائیں گے اُن دس کو ہی کالا جادو بتا دیا جاتا ہے ایک تو انسان پہلے پریشان ہوتا ہے دوسرا بڑی چوٹ لگا کر یہ اور پریشان کر دیتے ہیں۔ حالات کا بیچارہ یہ انسان یقین کر جاتا ہے حالانکہ ان کا کام صرف فیس اکٹھا کرنا ہوتی ہے انہیں ''ڈمرو'' کہا جاتا ہے جو کہ بجتے ہوئے بڑے خوبصورت ہوتے ہیں لیکن اندر سے یہ کھوکھلے ہوتے ہیں۔ بجائے ان کے چنگل میں پھنسنے کے بارگاہِ الٰہی سے رجوع کریں کیونکہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے شدتی ہو کر رہنی ہے وہ ہو کر رہے گی اگر بہت زیادہ گرمی کا موسم ہے آپ A.C چلا لیتے ہیں۔ پنکھا چلا لیتے ہیں جس سے کافی سکون محسوس ہوتا ہے۔ A.C چلانے سے یا پنکھا چلانے سے سکون تو مل گیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ گرمی کا موسم ہی چلا گیا ہے۔ یہی حال عملیات کا ہے عملیات سے آنے والے مصائب میں کمی بیشی تو ہو سکتی ہے لیکن بارگاہِ الٰہی سے معافی نامہ نہیں۔ اس کے بعد درج ذیل عملیات کو کریں تاکہ آنے والے مصائب سے بچا جا سکے۔ اپنی ذات کو مقدم رکھنے کیلئے اپنے عہدے کو برقرار و قائم رکھنے کیلئے' خلق رابطہ والے لوگ جن کا تعلق یا کاروبار کا واسطہ مخلوق خدا سے وہ زیادہ زد میں آسکتے ہیں۔ یہ مضمون گواہ ہے کہ ایسے لوگ جن کا ہر حرف ایک نیا قانون بن جاتا ہے وہ چلتے ہی جا رہے ہیں یعنی اُن کا مقصد ہی صرف ایک ہے کہ چلتے ہی جانا ہے رکنا نہیں وہ بھی بہت جلد جھکنے والے ہین یعنی زحل کی زد میں آرہے ہیں۔ اُن کا جھکنا سب کو نظر آئے گا۔ جبکہ ایک عام شخص کے حالات کا اُس کے ہمسائے کو بھی علم نہیں ہوتا اس لئے اس مضمون کو گواہ بنایا ہے کہ زحل کی کرشمہ سازی میں وہ ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے برج اُلٹیں گے۔ عاملین جفار شرف زحل کا انتظار کرتے ہیں جو کہ ایک انسان کی زندگی میں صرف ایک ہی بار آتا ہے کیونکہ اس کا شرف ہر 27 سال کے بعد آتا ہے۔ اب اس آفت کے پرکالہ ستارہ زحل کی تباہ کاریوں سے بچنے کیلئے 27 سال کا انتظار تو نہیں کیا جا سکتا ایک تو مہنگائی دوسرا بے سکونی' ہر طرف آگے نکلنے کی دوڑ' بے روزگاری' گھریلو جھگڑے' ہر کام میں ناکامی' جس طرف نظر دوڑائیں ایک عجیب سا منظر

نظر آئے جو باہر سے بڑا خوش دکھائی دیتا ہے اندر سے اُتنا ہی دکھی ہوتا ہے۔ اگر ملازمت ہے' کاروبار ہے تو وہ ڈانواڈول' انعامی سکیموں میں مایوسی' لاکھوں روپیہ اُجاڑ کر بھی نقصان' شیئرز کے کاروبار میں بھی گھاٹا' حتیٰ کہ جس کسی کو بھی دیکھیں وہ اپنا ہی رونا روئے گا۔ اچھے بھلے دو دلوں میں دراڑ ان تمام آفات سے نکلنے کیلئے چند گزارشات ہیں جن کو اپنا کر آپ اپنا تحفظ کر سکتے ہیں۔ اگر فائدہ نہیں ہوگا تو نقصان سے بھی بچیں رہیں گے وگرنہ اس اڑھائی سالہ دور نحوست کی جو نظر ہو گیا وہ پندرہ سال بعد بھی نہیں سنبھل سکے گا۔ اس کیلئے اپنا مکمل تحفظ کریں۔ اس کو سرسری طور پر لیں یہ نہ ہو کہ اس کو آزمانا شروع کر دیں اگر ایک بار زحل کا رگڑا لگ گیا تو پھر اس فقیر کو یاد کریں کہ میں نے صحیح بتایا تھا۔ یہ جو بڑے بڑے لیڈر' افسران' سیاسی رہنما' تاجران اور کاروباری حضرات' ڈرائیور' ملازم پیشہ لوگ خاص کر یہ لوگ عدم تحفظ کا شکار ہو کر "ڈمرووَں" کا کاروبار چمکائیں گے اور پھر کالے علم و جادو کا رونا پیٹتے رہ جائیں۔

☆ سب سے مضبوط عمل بعد از نماز فجر ایک مرتبہ سورۃ یٰسین اور بعد از نماز فجر سورۃ مزمل پڑھ کر پانی پر دم کریں۔ گھر کے تمام افراد کو پلائیں اور گھر کے کمروں کے کونوں میں چھڑکاؤ کریں خیال رہے کہ پانی زمین پر نہ گرنے پائے۔

☆ روزانہ ایک مرتبہ صرف گیارہ بار سورۃ اخلاص اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں۔

☆ روزانہ بعد از نماز عشاء ایک سو مرتبہ "یا حی یا قیوم یا من لا الہ الا انت برحمتک استغیث" پڑھیں۔

☆ یا پھر کسی عامل کامل سے لوح حل المشکلات خاص بنوا کر اپنے پاس رکھیں۔ اس نقش کو ساعت مشتری میں بنا کر اپنے پاس رکھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

جبرائیل

۳	۷	عوا	۱۵
۱۵	۱۹	عو	۲ء
۸	۱۲	۱۹	۵
۱۸	۶	۷	۱۴

☆ بروز جمعۃ المبارک سورج طلوع ہونے سے ایک گھنٹہ کے اندر اندر یہ نقش مشک زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھیں اتنے فوائد ہیں کہ آپ حیران و پریشان ہو جائیں گے اس نقش کو لکھنے سے پہلے صدقہ دینا ضروری ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

جبرائیل

نَصْرٌ مِنَ اللّٰہِ	وَفَتْحٌ قَرِیْب	بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ	وَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا	ھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ
۱	۱۸۱	۸	۲	۱۵
۴	ع	۲	۱۲۲	۵ عه
ع	۱ع	۳۲۲	نام بمعہ والدہ	۸ء
۲ء	۱۸	۳۴	۱۸۲ء	۷۱ء
لَا	اِلٰـہَ	اِلَّا اللّٰہُ	مُحَمَّدٌ	رَسُوْلُ اللّٰہِ

خالی خانہ میں اپنا نام بمعہ والدہ لکھیں۔

اس نقش معظم کو بروز جمعۃ المبارک سورج طلوع ہونے سے قبل نماز فجر کی سنت اور فرض کے درمیان مشک و زعفران سے لکھ کر بعد از نماز فجر 786 مرتبہ بسم اللہ شریف اور 66 مرتبہ یا اللہ پڑھ کر دم کریں اور اس نقش معظم کو اپنے پاس رکھیں یا کاروبار کی جگہ آویزاں کریں یا گھر میں آویزاں کریں جہاں ہر ایک کی نظر پڑے بعد میں روزانہ 19 مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور 66 مرتبہ یا اللہ پڑھ کر اس کو دم کریں۔ ساڑھ ستی میں مبتلا افراد اور دوسرے حضرات کیلئے یہ ایک نایاب تحفہ ہے۔ ساڑھ ستی تو کیا کالے جادو کا بڑے سے بڑا عمل بھی آپ پر اثر انداز نہ ہو سکے گا۔ نقش یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

جبرائیل

یا اللہ	یا اللہ یا اللہ	یا اللہ یا اللہ	یا اللہ یا اللہ	یا اللہ
یا اللہ	سرب	رب	در	یا اللہ
یا اللہ	ورھنہ	ماد	وب	یا اللہ
یا اللہ	لاھر	باد	سرب	یا اللہ
یا اللہ	یا اللہ یا اللہ	یا اللہ یا اللہ	یا اللہ یا اللہ	یا اللہ

نوٹ: اس عمل کی شاہ زنجانی یا مجھ فقیر سے اجازت ضرور لے لیں اور شاہ زنجانی اور منجم زنجانی برادرز کی درازی عمر کیلئے دعا کریں کہ جن کے توسط سے انتہائی نایاب عمل آپ تک پہنچ رہے ہیں۔

روشن مستقبل کیلئے نام کا انتخاب

تنویر عصری (ایم۔اے) راولپنڈی

قارئین کے علم میں نام کی اہمیت کو تاریخی' اسلامی تناظر میں مکمل تجزیہ کرنا تو ممکن نہیں تاہم ایک ایسی راہنمائی کی کوشش ہے جس پر عمل کرتے ہوئے آپ اپنے نونہالوں کو مستقبل کے عملی مصائب و آلام سے نجات دلانے کیلئے اذان' اقامت کے بعد ایک کو ہر نایاب دینے کا باعث بن جائیں۔ جس کے ثمرات سے مستقبل میں جہاں بچہ آرام وسکون کی ممکنہ راہ پر گامزن ہوگا وہاں فطرتاً والدین کو بھی راحت وسکون ضرور میسر آئیگا۔

اس سے قبل کہ موضوع بحث پر خصوصی افکار سے روشنی ڈالی جائے بطور انسانیت تاریخی حیثیت سے نام کی اہمیت کو اُجاگر کیا جائے تاکہ اسلامی طرز حیات میں اس کے مقام ومرتبہ کا تعین آسان ہوجائے۔ سائیمن طریقے سے مشہور بنئیے میں ذہانت کی آزمائش میں سب سے پہلے بچے سے اُس کا نام معلوم کیا جاتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی مخصوص ماحول میں بچے نے اپنا مقام متعین کرلیا۔ نام کی حیثیت ایک لیبل سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ ایک شخص کی انفرادیت کی نشانی بھی ہوتی ہے۔ اور پہچان کا ذریعہ بھی نیز اسی کے تحت ہم دُنیا میں اپنا نام پیدا کرتے ہیں۔ فرانسیسی فلسفی این پاس میٹرسن نے اس بات کا تجزیہ کیا کہ نام معاشرے میں کیا کردار ادا کرتا ہے۔ اس تجزیے میں اس نے قدیمی معاشروں میں ناموں کی اہمیت کو اُجاگر کیا کہ:

''جس وقت تک بچے کا نام نہیں رکھا جاتا اس وقت تک اس کا وجود نہیں ہوتا۔ نام انفرادیت کی نمائندگی بھی کرتا ہے اور انفرادیت عطا بھی کرتا ہے۔ یہ اس مقام اور تحفظ کا پیمانہ ہے جو ایک گروہ کسی نومولود کو فراہم کرتا ہے......مثال کے طور پر جب کسی کے دستخط وقعت اختیار کر لیتے ہیں تو یہ بڑی اہم بات ہوتی ہے کیونکہ ''دستخط'' ایک نہایت مخصوص قسم کی شخصیت کی نمائندگی کا کرنا ہوتا ہے۔ نیز انفرادی شخصیت کا عطا کرنا بھی۔ کسی بزرگ کے نام پر بچے کا نام رکھ دینا گویا اس بزرگ کو ایک قسم کا تسلسل بخش دینا ہے۔ بلکہ ایک لحاظ سے بچے کو اس بزرگ میں تبدیل کردینا ہے۔''

''وہ اس بات کو اہم خیال کرتا ہے کہ لوگوں کی سماجی حیثیت جب بدل جاتی ہے یا جب وہ وہ کسی خطرے میں ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو چھپانا چاہتے ہیں تو وہ اپنا نام تبدیل کرڈالتے ہیں آئے دِن اخبارات میں شائع ہونے والے واقعات اس بات کی تصدیق پر مہر ثبت کرتے ہیں۔''

اس انسانی تجزیے کے بعد دین فطرت اور اسلامی معاشرے میں اس کی اہمیت کا یہ مرتبہ ومقام نظر آتا ہے کہ آگ' ہوا' پانی' مٹی کے خمیر سے آدمؑ کی تخلیق کے فوراً بعد ملائکہ کی جماعت کی موجودگی میں حضرت آدمؑ کو ہر چیز کے ناموں سے متعارف کروایا۔ (القرآن) لاطینی زبان میں کہاوت ہے ''نام چیزوں کی مہریں ہیں'' انگریزی میں محاورہ ہے کہ ''میرا نام چھپالیجئے میری زندگی لے لیجئے'' قرآن کریم میں ایک اور مقام پر ارشاد ہے کہ ''کہدو کہ تم اللہ کو اللہ کے نام سے پکارو یا رحمٰن کے نام سے پکارو اس کے سب نام اچھے ہیں'' یہ بھی ارشاد ہے کہ ایک دوسرے کا برا نام نہ رکھو۔ حضور اکرمؐ کا ارشاد مبارک ہے کہ ''قیامت کے دن تم اپنے اور اپنی ماں کے نام سے پکارے جاؤ گے۔ پس اچھے نام رکھا کرو۔ یعنی ہر مکتبہ فکر یہ ہدایت کرتا ہے کہ نام پسندیدہ' معنی خیز اور نیک شگون ہوں۔ اسی سبب ممتاز عالم دین کا قول ہے کہ ''نام خوشگوار و ناگوار عمل کے باعث فرحت واذیت دونوں طرح کے اثرات مرتب کرتا ہے۔ اس میں نفسیاتی اثر کو بڑا دخل ہوتا ہے۔'' امام غزالیؒ نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ ''حضور اکرمؐ نے صحابہ کرامؓ کو نصیحت فرمائی کہ عوام الناس میں ایسے افراد کو اپنا قاصد یا سفیر بنا کر بھیجا کرو جو خوبصورت ووجاہت کے ساتھ ساتھ اچھے ناموں والے بھی ہوں۔''

زندگی کیا ہے؟ عناصر میں ظہور ترتیب موت کیا ہے؟ انہیں اجزاء کا پریشان ہونا

موضوع کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے نجوم' جفر' رمل' اعداد کے خصوصی لمبے چوڑے تضاداتی امور سے بچتے ہوئے صرف سادہ ایسا کلیہ پیش کرنے کی کوشش ہے کہ جس کو صاحبان علم بھی اکثر نظر انداز کرجاتے ہیں۔ ان کی نگاہ صرف ''نام کے حرف اول'' تک مرکوز رہتی ہے

جبکہ عملی زندگی میں حروف کے اور اعداد کے باطنی تضادات ایک پرسکون زندگی کو جہنم کی دہکتی بھٹی بنانے کا موجب بن جاتے ہیں اور ان تضادات کے اثرات سے انسان بے چینی و بے کلی میں تڑپ تڑپ کرنا کامیوں اور نا اُمیدیوں کا سامنا کرتا رہتا ہے اور اس کا حل ممکن نظر نہیں آتا۔ اگر مندرجہ ذیل امور پر معمولی توجہ دے دی جائے تو روزِ اول ہی سے مخالف قوتوں کو زیر کر کے حتی الامکان پرسکون زندگی کا سامان میسر کیا جا سکتا ہے۔ ان امور کی نشاندہی درج ذیل ہے۔

نومولود کی پیدائش پر والدین کا اولین فرض ہے کہ بچہ کی درست وقت پیدائش' دن' مہینہ اور سال فوری طور پر ذاتی ڈائری میں نوٹ کر لیں۔ پھر مندرجہ ذیل امور پر عمل کر کے نام کا تعین کر لیں۔

(۱) وقت کو نظر انداز کرتے ہوئے دِن' مہینہ' سال کا ''مفرد عدد'' حاصل کیا جاہے۔

(۲) اس مفرد عدد کے حاصل کرنے کے بعد'' ذیل ابجد قمری جدول ہم رتبہ'' میں یہ دیکھیں کہ اس مفرد عدد کا ابجد میں حرف کیا بنتا ہے۔ اس سے سرنامہ نام کے حرف کا انتخاب کریں۔

ابجد قمری جدول ہم رتبہ

اعداد مفرد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ہم رتبہ حروف	ا ی ق غ	ب ک ر	ج ل ش	د م ت	ھ ن ث	و س خ	ز ع ذ	ح ف ض	ط ص ظ

(۳) اس ہم مرتبہ جدول سے ''ابجد قمری'' سے بعض اعداد کے تحت چار حروف یا تین حروف حاصل ہونگے جبکہ آپ کو ان حروف میں سے ایک ایسے حروف کو منتخب کرنا ہے جو علم الاعداد کے علاوہ ہندی علم نجوم سے قمری اعتبار سے اور مروجہ ماہواری گردش شمس کے نسبتی حروف سے عناصری مطابقت حاصل کرلے یا مساوی یعنی بے ضرر ہو۔

(۴) اس تشخص کیلئے بچہ جس دن پیدا ہوتا ہے۔ اس دن چاند اپنی گردشی منزلوں میں سے کسی ایک منزل پر ہوتا ہے۔ ابجد قمری کے ۲۸ حروف جو کہ کل کے کل قرآن کریم کی ۲ آیات میں مخفی موجود ہیں اور قرآن کریم اور آئمہ معصومین کے فرمودات کی روشنی میں فلکی ۲۸ منزلوں سے نسبت رکھتے ہیں وہ منازل اور حروف مندرجہ ذیل ہیں۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
شرطین	بطین	ثریا	دبران	ہقعہ	ہنعہ	ذراعہ	نثرہ	طرفہ	جبہ	زہرہ	صرفہ	عوا	سماک
ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
غفرہ	زبانا	اکلیل	قلب	شولہ	نعائم	بلدہ	ذابح	بلعہ	سعود	اخبیہ	مقدم	موخر	رشا
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ

اس جدول کی مدد سے بچہ کی پیدائش کے وقت چاند جس منزل پر موجود ہو اس حروف کو بھی نگاہ میں رکھیں۔ اس حروف اور منزل کے تعین کیلئے سالانہ زنجانی جنتری سے راہنمائی حاصل کرنا ضروری ہے اور احتیاط لازمی ہے کیونکہ بعض اوقات صبح کو اور منزل ہوتی ہے اور دن میں ہی یا رات میں ہی منزل تبدیل ہو جاتی ہے۔

(۵) قمری حروف کے انتخاب کے بعد مروجہ شمسی لحاظ سے ہر مہینہ کے بعد سورج کی گردش سے جو تبدیلی واقع ہوتی ہے تمام اخبارات اور جنتریوں میں حالات اسی نظام کے تحت تحریر کئے جاتے ہیں۔ ان کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے قدیم تحقیق نے ہر ماہ کی نسبت (ابجد عربی یعنی قمری ابجد کے ۲۸ مصدقہ حروف کو) سے کچھ حروف مخصوص کر دیئے ہیں۔ جدید نظریات میں بھی شمسی طالع کے حروف کو زیر بحث لا کر نام کا حرف اول حاصل کرنے کا دستور جاری ہے جو کہ سہولت کے لئے ذیل میں ظاہر کی گئی ہے۔

تاریخ پیدائش شمسی ماہ	سیارہ	برج	ابجد عربی کے متفقہ حرف کی نسبت	عنصری تقسیم
21 مارچ تا 20 اپریل	مریخ	حمل	ا۔ع۔ل۔ی	آتشی
21 اپریل تا 21 مئی	زہرہ	ثور	ب۔و	خاکی
22 مئی تا 21 جون	عطارد	جوزا	ق۔ک	بادی
22 جون تا 23 جولائی	قمر	سرطان	ح۔ھ	آبی
24 جولائی تا 22 اگست	شمس	اسد	م	آتشی
23 اگست تا 23 ستمبر	عطارد	سنبلہ	غ	خاکی
24 ستمبر تا 23 اکتوبر	زہرہ	میزان	ر۔ت۔ط	بادی
24 اکتوبر تا 22 نومبر	پلوٹو	عقرب	ن۔ض۔ظ۔ذ۔ز	آبی
23 نومبر تا 21 دسمبر	مشتری	قوس	ف	آتشی
22 دسمبر تا 20 جنوری	زحل	جدی	ج۔خ	خاکی
21 جنوری تا 19 فروری	یورانس ۔	دلو	ث۔س۔ش۔ص	بادی
20 فروری تا 20 مارچ	نیپچون	حوت	د	آبی

نوٹ: بنیادی 28 قمری حروف کی جدید وقدیم تقسیم یہ ہے۔ دیگر زبانوں کے مشابہ حروف کی نسبت مثلاً پ۔گ۔چ وغیرہ کی اصل حروف کی طرف دینا انسب ہے۔

(٦) ابجد جدول ہم مرتبہ کے حروف سے 'مطابقت رکھنے والے حرف قمری اور شمسی حرف کی نسبت کے بعد جدول عنصری یعنی آگ' ہوا' پانی' مٹی میں یہ دیکھیں کہ یہ لفظ کس ''عنصر'' سے تعلق رکھتا ہے نام میں اسی عنصر کے باقی حروف استعمال کرنے کی کوشش کریں یا اس کے درجہ اول دوست عنصر کے حروف سے۔ گویا ایک عنصر کے ۷ حروف ہیں اس طرح ۱۴ حروف میں سے نام میں زیادہ سے زیادہ حروف لیں۔ خصوصیت سے نام کے کلیدی حصے جتنے بھی ہوں لازمی انہیں ۱۴ حروف سے ہوں۔

	جدول عنصری								سمتیں
درجہ اول	حروف آتشی (آگ)	ا	ھ	ط	م	ف	ش	ذ	مشرق
دوست	حروف بادی (ہوا)	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض	شمال
درجہ اول	حروف آبی (پانی)	ج	ز	س	ک	ق	ث	ظ	جنوب
دوست	حروف خاکی (مٹی)	د	ح	ل	ح	ر	خ	غ	مغرب

(۷) مندرجہ بالا کامیاب ''حرف'' انتخاب نام کے بعد یہ بھی خیال رکھنا ضروری ہے کہ حروف نام کی ''تعداد'' بھی مفرد تاریخ پیدائش سے مطابقت رکھتی ہو۔ یا کم سے کم تعداد' دوست اعداد سے ہو۔ دوست اعداد کی لسٹ درج ذیل ہے۔

مفرد اعداد کے دوست اعداد

مفرد اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
دوست عدد	۲ ۳ ۵	۱ ۴	۱ ۲ ۵	۱ ۶ ۸ ۹	۱ ۲ ۳	۷ ۴ ۸ ۹	۶ ۴ ۸ ۹	۷ ۶ ۴ ۹	۷ ۲ ۸

(۸) نام کے انتخاب کے بعد ''سر نامہ نام'' کے حرف کو عنصری لسٹ میں دیکھیں کہ کس سمت سے تعلق رکھتی ہے۔ عملی زندگی میں تمام اہم ترین امور میں کامیابی کیلئے اس سمت یا دوست عنصر کی سمت میں کاوشیں' ممالک' شہر' ترقیاں' سکون وراحت عطا کریں گیں۔ نیز بچوں کی شادیوں کی کامیابی اور ناکامی کا تجربہ بھی اس سے کیا جاسکتا ہے۔ آخر میں ایک عملی مثال کے ذریعے مزید وضاحت کرتا چلوں کہ ہر شخص آسانی سے فیض اٹھاسکے اور مندرجہ بالا تینوں نظریات کی مطابقت سے ''ایک حرف'' کے انتخاب کا معاملہ بالکل آسان ہو جائے۔ مثلاً ایک بچہ جو کہ 16-7-2004 بروز جمعہ صبح 10 بجے پیدا ہوا۔ اس طرح اس کا مفرد عدد 2 حاصل ہوا۔ شیڈول اعداد ہم مرتبہ سے ''ب۔ک۔ر'' تین حروف حاصل ہوئے۔ قمری اعتبار سے اس وقت قمر ''منزل نثرہ'' پر موجود تھا۔ اس منزل سے حرف ''ح'' حاصل ہوا۔ تیسرے شمسی اعتبار سے 22 جون تا 23 جولائی کا عرصہ ستارہ قمر اور برج سرطان کے تحت ہے اور حروف ابجد میں ''ح۔ہ'' اس سے نسبت رکھتے ہیں۔ نتیجہ انتخاب: (۱) مفرد عدد ۲ کے تحت حاصل حروف (ب۔ک۔ر)

(۲) قمری اعتبار سے منزل قمری کا حروف (ح) (۳) شمسی اعتبار سے ابجدی حروف کی نسبت (ہ۔ح)

ان حروف کے انتخاب کے بعد ''جدول عنصری'' پر نظر دوڑائی تو ''ک'' حروف آبی میں حاصل ہوا۔ جبکہ ''ح'' حروف خاکی میں۔ کیونکہ ان دونوں عنصروں میں اول درجہ کی دوستی ہے۔ اس طرح ان دونوں حروف سے نام کا انتخاب درست ہے۔ مگر مزید توجہ دینے سے معلوم ہوا کہ متعلقہ شمسی برج ''آبی'' ہے اور ''ک'' کا تعلق بھی آبی عنصر سے ہے۔ لہٰذا آبی حرف ''ک'' کا سر نامہ رکھنا اول درجہ پر ہے۔ دوسرے درجے پر ''ح'' کا اور اس طرح پورے نام کے حروف ''آبی + خاکی'' سے چن کر تمام علوم کی مطابقت وسعادت حاصل کی جاسکتی ہے۔ نیز حروف نام کی تعداد بھی ۳۔۴۔۵۔۶۔۷ حروف پر مشتمل ہو جو کہ عدد 2 کے موافق یا مساوی حیثیت کے حامل ہیں تو بہت ہی بہتر رہیگا۔

طوالت سے بچنے کیلئے ناموافق نام کی ایک مثال ''زاہدہ اختر'' ہیں مونوگرام نام کے ''ز'' آبی ہے جبکہ ''الف'' آتشی دونوں مخالف اور دشمن ہیں نیز حروف اعداد نام 9 ہیں۔ آتشی + بادی ''۵'' اور مخالف خاکی + آبی گروپ کے ''۴'' سخت ترین زندگی بسر کر رہی ہیں۔ آخر الکلام میں اس سوال کا جواب کہ تاریخ پیدائش جو کہ قضا وقدر کی حیثیت رکھتی ہے کے بعد جہاں نام کا بدلنا ممکن نہ ہو کیونکہ نام صرف اوائل عمر میں ہی بدلا جاسکتا ہے۔ پختگی آنے کے بعد نام کی تبدیلی کا اثر موثر نہیں ہو پاتا جبکہ اول نام کے حروف اپنی تاثیرات کی جڑیں اتنی گھنی اور گہری بناچکے ہوتے ہیں کہ وہ بدن کا حصہ بن جاتیں ہیں۔ اس سبب اہل علم ودانش شادی کے بعد نام کی تبدیلی کے بھی قائل نہیں۔ بلکہ بعض اوقات یہ تبدیلی تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں مزید نام کے نقصانی پہلوؤں کو کم یا ختم کرنے کیلئے جفری تکسیری طریقے' طلسماتی انگشتری/ لاکٹ یا اعداد متحاربہ وقوائمہ کے اعداد سے مدد لیکر نقش وغیرہ تیار کیا جاسکتا ہے۔

قسط نمبر 5

علم روحانیات

تحریر: الخان محمد عبداللہ ج۔چار سدہ

کہ شے کی محدود ترین مرکز سے بھی گزرتی ہے۔ شے کی محدود ترین مرکز یا ہول سے مراد یہ ہے کہ کائنات میں جتنی تخلیقات ہیں اور کائنات میں جتنے عناصر ہیں اور ان عناصر میں جتنے ذرات ہیں ہر ذرے میں اللہ تعالیٰ کی تجلی گشت کر رہی ہے۔

اللہ نور السموت والارض

کائنات کے ہر ذرے میں مستقل و متواتر حرکت ہو رہی ہے۔ اگر حرکت کو کائنات کے ذرات سے گزرتے وقت کوئی ناپسندیدہ عمل پیش آ جائے تو اس کے اندر ایک طوفانی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے یعنی حرکت میں عدم توازن پیدا ہو جاتا ہے۔ عدم توازن سے معین مقداروں میں تغیر واقع ہونے لگتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے نظام میں تغیر واقع ہو رہا ہے۔ تغیر کے اثر کی وجہ سے کوئی نہ کوئی تخریبی اثر مرتب ہو جاتا ہے۔ انسانی جسم کے اندر خون دورہ کرتا رہتا ہے۔ فکر اور خیالات کا اثر براہ راست انسانی جسم پر پڑتا ہے۔ خیالات میں اگر کثافت اور بیزاری ہے تو خون میں اس کا اثر مرتب ہوتا ہے۔ ایک آدمی سڑی ہوئی غذا استعمال کرتا ہے یا ایک آدمی ایسے خیالات میں زندگی گزارتا ہے جو خیالات خود اس کے ضمیر کو ملامت کرتے ہیں تو اس حال میں شعوری واردات و کیفیات اور جسمانی نظام ضرور متاثر ہوتا ہے۔ تجلی میں وسوسے شامل کر دیئے جائیں تو اس کی توانائی خیر کے برعکس تخریب میں کام کرنے لگتی ہیں۔ سادھو جب جسم پر راکھ مل کر جسم کے مسامات بند کر لیتا ہے۔ جلدی مسامات بند ہونے سے جسم کے اندر دور کرنے والی لطیف روشنیاں' کثیف ہو کر رقیق بن جاتی ہیں۔ یہی کثیف روشنیاں اور یہی تعفن ایک جسم سے منتقل ہو کر دوسرے جسم میں بہنے لگتا ہے۔ وہاں یہ کثیف روشنیاں اپنی تاثیر پیدا کر کے تخریبی سرگرمیوں (استدراج) میں عمل کرنے لگتی ہیں۔ ہر مذہب میں عبادت کیلئے غسل یا وضو کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ عبادت کا تعلق ذہن سے ہے۔ جب عبادت کا تعلق ذہن سے ہے تو غسل اور وضو کیوں ضروری ہے؟ عبادت کرنے سے پہلے غسل یا وضو اس لئے ضروری ہے کہ وضو کرنے سے ہماری طرز فکر میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔ اس پاکیزگی سے طبیعت شگفتہ ہو جاتی ہے اور شگفتگی عبادت میں انہماک پیدا کرنیکا ذریعہ ہے۔

کشش کا قانون: تجلی نے جب نزول کیا تو نور میں جلوہ گر ہوئی اور نور تنزل کر کے روشنی یا مظہر بن گیا یہ سلسلہ ازل سے ابد تک جاری ہے۔ نوعوں کا اجتماعی پروگرام جس نقطے پر مرکوز ہے اس نقطے کا نام شخص اکبر ہے اور جب یہ اجتماعی پروگرام نوعی شکل میں الگ الگ متحرک ہوتا ہے تو اس کا نام شخص اصغر ہے۔ ہر نوع معین مقداروں کے ساتھ زندہ رہتی ہے اور معین مقداروں کیساتھ فنا ہو جاتی ہے۔ معین مقداریں اگر شخص اکبر سے متعلق ہیں تو ہر نوع کی زندگی اجتماعی نقطے (شخص اکبر) سے وابستہ ہے اور نوع کے افراد کا تعلق شخص اصغر سے ہے۔ جب ہم نوعی اعتبار سے نوع کے افراد کا مطالعہ کرتے ہیں اور نوعی زندگی میں تقاضوں کا تجزیہ کرتے ہیں تو انکشاف ہوتا ہے کہ ہر نوع میں جذبات مشترک ہیں۔ زندگی کے اعمال و اشغال اور جسمانی تقاضے متحرک ہیں۔ تقاضوں میں یکسانیت اس بات کا ثبوت ہے کہ ساری کائنات کسی ایک نقطے میں بند ہے۔ انسان فی الواقع اطلاع کا مظہر ہے اور اطلاع علم ہے۔ یعنی کائنات ایک علم ہے اور یہ علم چار شعوروں میں پھیلا ہوا ہے۔

(1) کائنات کا لاشعور (2) کائنات کا شعور
(3) کائنات کا ارادہ (4) کائنات کی حرکت

کائنات کا لاشعور تجلی ہے اور کائنات کا شعور تجلی کی صفت ہے اور تجلی کی صفت ارادہ ہے اور ارادے میں حرکت مظہر ہے۔ یہ چاروں شعور کائنات کی اصل ہیں۔ جب ہم گفتگو کرتے ہیں تو کہتے ہیں میں نے لکھا' یا کہتے ہیں ہم نے کھانا کھایا۔ ہم وہاں گئے یہاں آئے۔ یہ گفتگو کا انداز اگر صحیح ہے تو ہم کہتے کھانا میرے منہ نے کھایا تحریر میرے ہاتھ نے لکھا سفر میرے پیروں نے کیا۔ رائج گفتگو کو ہم کسی بھی طرح حقیقی گفتگو نہیں کہہ سکتے۔ اسلامی نقطہ نظر سے برائی اور بھلائی کا خالق فی الواقع اللہ ہے لیکن اللہ کے اوپر کسی فعل کے حدود کی ذمہ داری نہیں ڈالی جاسکتی۔ اس لئے جس طرح اللہ نے تخلیق کی ہے اسی طرح

انسان کو برائی یا بھلائی اختیار کرنے کا ارادہ بھی عطا کیا ہے۔ اس کی مثال آدم کا قصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے آدم کو جنت میں رکھا اور ٹائم اینڈ سپیس کی حد بندیوں سے آزاد کر دیا۔ جنت میں موجود شجر ممنوعہ دکھا کر اور سمجھا کر یہ بات فرمائی کہ اس درخت کے قریب نہ جانا۔ اللہ تعالیٰ نے ممانعت کرنے سے پہلے آدم کو یہ اختیار دے دیا تھا کہ وہ شجر ممنوعہ کے قریب جائے یا نہ جائے۔ ایسی صورت میں برائی یا بھلائی سرزد ہونا آدم کا ذاتی وصف ہے۔ یہ علم اس حقیقت کی نشان دہی کرتا ہے کہ کائنات میں کوئی چیز اللہ سے باہر نہیں ہے۔ ساری کائنات اللہ تعالیٰ کے علم کا ایک ریکارڈ ہے۔ اس ریکارڈ کو پڑھ لینا اس ریکارڈ سے واقفیت حاصل کر لینا اللہ کی معرفت ہے۔ اللہ کی معرفت اللہ کی طرح قدیم ہے۔ جس طرح اللہ کی موجودگی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی اسی طرح اللہ کی صفت قائم ہے اور قائم رہے گی۔ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت اللہ کا علم ہے اور جب اللہ کی صفت ارادہ کر کے حرکت بن جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا حکم بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت علم کو علم القلم اور اللہ کی صفت حکم کو لوح محفوظ کہتے ہیں۔ یہ دونوں ریکارڈ اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اس کائنات کی ابتداء اور کائنات کی انتہا غیب کے اوپر قائم ہے۔ تمام احکامات خدوخال کے ساتھ عالم غیب میں موجود ہیں اور یہ احکامات اللہ تعالیٰ کی مشیت اللہ تعالیٰ کی صفت اور اللہ تعالیٰ کے ارادے کے مطابق مادی دُنیا میں نازل ہوتے رہتے ہیں۔ چاروں شعوروں کو چار نہریں بھی کہتے ہیں۔ ان چار نہروں کے مقامات یہ ہیں۔

(1) نہر تسوید کی حدود عالم لاہوت
(2) نہر تجرید کی حدود عالم جبروت
(3) نہر تشہید کی حدود عالم ناسوت
(4) نہر تظہیر کی حدود عالم ناسوت

عالم لاہوت وہ مقام ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا علم غیب کی شکل وصورت میں موجود ہے۔ اس مقام میں ایسے بے شمار دائرے ہیں جو خفیف ترین نقطے سے دائرے کی شکل میں توسیع اختیار کر کے پوری کائنات پر محیط ہوتے ہیں۔ عالم لاہوت کو تجلی یا دائرہ تجلی بھی کہا جاتا ہے۔ تجلی کا ہر لفظ جب دائرہ بنتا ہے تو پہلے ہر نقطے کے دائرے سے بڑا ہوتا ہے۔ تجلی کے یہ بے شمار دائرے کائنات کی تمام اصلوں کی بنیاد ہیں تجلی کے انہی دائروں سے کائنات نوعوں کی شکل میں تبدیل ہوتی ہے۔ اس دائرے کو غیب الغیب کہتے ہیں۔ تخلیق کی اصل' روح ہے اور روح کی اصل' تجلی ہے۔ غیب الغیب کی بنیاد' نہر تسوید ہے۔ جسے علم لاہوت کہا جاتا ہے اور جب کائنات کی ماہیت خدوخال منتقل ہو جاتی ہے تو اس عالم کو نہر تجرید یا عالم جبروت کہتے ہیں۔ عالم جبروت کے اندر مقیم نوع یا افراد کائنات کی صفات نزول کرتی ہیں تو الگ الگ ایک شعور بن جاتی ہیں۔ اسی دائرہ شعور کا نام نہر تشہید یا عالم ملکوت ہے۔ عالم ملکوت کے اندر خدوخال اپنی حدوں سے جب نزول کرتے ہیں یا عالم ملکوت سے باہر آجاتے ہیں تو عالم محسوسات کی بنیاد پڑ جاتی ہے اس مقام کو عالم ناسوت کہتے ہیں۔ لطائف کے تذکرے میں لطیفوں کے مقام کا تذکرہ ہوا ہے۔ لطیفہ نفسی ناف کے مقام پر' لطیفہ قلبی قلب کے مقام پر' لطیفہ روحی سینے کے وسط میں' لطیفہ سری دائیں پستان کے نیچے' لطیفہ خفی پیشانی میں اور لطیفہ اخفیٰ ام الدماغ کے مقام پر ہے۔ اگر ان لطیفوں کو اللہ کی صفت علم کیساتھ مشاہدہ کیا جائے تو سارے لطائف دائروں کی شکل میں نظر آتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح گھڑی میں اسپرنگ ہوتا ہے۔ اسپرنگ کی خاصیت یہ ہے کہ اسے اکٹھا کرنے کے بعد زیادہ طویل کیا جا سکتا ہے۔ اسپرنگ کا ہر دائرہ محدود بھی ہے اور اس محدودیت کے مقابلے میں طویل ترین بھی ہے۔

انا کا فلسفہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تفکر کے ذریعے اللہ تعالیٰ تک رسائی حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ''جب رات کی تاریکی چھا گئی تو انہوں نے ایک ستارہ دیکھا۔ ستارے کی چمک دیکھ کر کہا' یہ میرا رب ہے اور جب ستارہ غروب ہو گیا تو حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا غروب ہو جانے والا' چھپ جانے والا' گھٹ جانے والا معبود نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد ستارے سے زیادہ روشن اور چمکدار چاند کو دیکھا۔ چاند بھی غروب ہو گیا۔ اس کے بعد چاند سے زیادہ روشن سورج کو دیکھا اور یہ سوچا کہ اب تک دیکھی جانے والی چمک دار چیزوں میں سب سے زیادہ روشن سورج ہے۔ سورج بھی غروب ہو گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ غروب ہونیوالا خدا نہیں ہو سکتا اور میں اُس خدا کی طرف اپنا رُخ کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔''

اس آیت مبارکہ میں اس بات کی تلقین کی گئی ہے کہ تغیر پذیر شے پرستش کے قابل نہیں ہے۔ انسانی زندگی کا تجربہ ہمیں بتاتا ہے کہ زندگی کسی لمحے ٹھہرتی نہیں ہے۔ ہر آن اور ہر منٹ زندگی کی تجدید ہوتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ پاک ہے وہ ذات جس نے سب چیزوں کو دو قسموں پر پیدا کیا۔ ان دو قسموں کو سمجھنے کیلئے ہمیں انسان کے اندر کام کرنے والے شعوری اور لاشعوری حواس کو سمجھنا پڑے گا۔ شعوری اسباب جب زیر بحث آتے ہیں تو ہمارا واسطہ ہر ہر قدم پر غیر رب سے پڑتا ہے اور ہم زندگی گزارنے کے لئے رب کے علاوہ دوسری بہت ساری چیزوں سے اپنا رشتہ جوڑ لیتے ہیں۔ اس کے برعکس ہماری زندگی

کا دوسرا رخ یہ ہے کہ ہم نہ چاہتے ہوئے بھی کسی ہستی سے رشتہ قائم کرنے پر مجبور ہیں۔ یہی لاشعوری حواس غیر رب کی نفی کرتے ہیں اور زندگی کو بحال رکھنے کیلئے ایک مسلمہ حقیقت ہیں اور زندگی کیلئے جزِ اعظم ہیں۔ آدھی زندگی شعور میں اور آدھی لاشعور میں گزرتی ہے۔ پیدائش کے بعد انسان زندگی کا بڑا حصہ لاشعور میں گزارتا ہے۔ بارہ سال تک کی شعوری عمر میں افہام و تفہیم نہیں ہوتی۔ آٹھ سال یا بارہ سال کی عمر تک نیند کا وقفہ شمار کیا جائے تو بیداری سے زیادہ ہے۔ انسان لاشعور میں عمر کا ایک تہائی حصہ صرف کرتا ہے اور عمر کا باقی حصہ شعور میں صرف کرتا ہے۔ لاشعوری زندگی کا حصہ غیر رب کی نفی کرتا ہے اور اس نفی کا اختیار انسان کو حاصل ہے۔ اگر انسان شعوری زندگی میں رہتے ہوئے لاشعوری زندگی میں زیادہ وقت گزارے تو اسے لاشعوری زندگی میسر آجاتی ہے۔ (ترجمہ: ''اے کپڑے میں لپٹنے والے! رات کی نماز میں کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی سی دیر یا نصف رات'')

قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔ بے شک رات کو اُٹھنے میں دل اور زبان کا خوب میل ہوتا ہے۔ (سورۃ مزمل)

اس آیت میں اس بات کی دعوت دی گئی ہے کہ شعوری زندگی میں رہتے ہوئے لاشعوری زندگی میں داخل ہو کر اللہ کی طرف متوجہ رہو اور اپنے رب کا نام یاد کرتے رہو۔ بے شک وہ مشرق اور مغرب کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ زندگی کا ایک وقفہ یہ ہے کہ ہم لاشعوری حواس میں بے عمل رہتے ہیں اور بیداری میں وظیفہ اعضاء پورا کرتے ہیں ان حواس میں ہمارے اوپر زماں و مکاں کی پابندی ٹوٹ جاتی ہے۔ رات کو نماز قائم کرنا یا تہجد میں اُٹھنا اسی طرف دعوت دیتا ہے۔ یہ وہ وقفہ ہے جو پابند شعور سے آزاد کردیتا ہے۔ سورۃ مزمل شریف میں یہی قانون بیان فرمایا گیا ہے۔ جس طرح غیر شعوری طور پر غیر رب کی نفی کرنے سے جسمانی زندگی تعمیر ہوتی ہے اس طرح شعوری طور پر غیر رب کی نفی کرنے سے روحانی زندگی حاصل ہوتی ہے۔

الہامی کتابیں

روحانیت کو سمجھنے کیلئے الہامی کتابوں پر یقین ہونا ضروری ہے۔ الہامی کتابیں ہی روحانی علوم کو منکشف کرتی ہیں۔ ''یہ کتاب نہیں ہے شک اس میں یہ کتاب ان لوگوں کو ہدایت دیتی ہے جو متقی ہیں اور متقی وہ لوگ ہیں جو غیب پر یقین رکھتے ہیں (یعنی اللہ سے ڈرتے ہیں)''۔ قرآن پاک کے الفاظ کی تشریح میں یہ بات یقینی بن گئی ہے کہ اگر کسی بندے کے اندر شک اور وسوسہ ہے تو یہ کتاب اس بندے کی رہنمائی نہیں کرتی۔ یہ کتاب صرف ان لوگوں کو ہدایت بخشتی ہے جو راست باز اور راست گو ہیں یہی لوگ متقی ہیں۔ قرآن پاک کے ارشاد کے مطابق متقی لوگوں کی تعریف یہ ہے کہ وہ غیب کے اوپر یقین رکھتے ہیں۔ غیب سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں وہ تمام دُنیائیں اور دُنیاؤں میں گروہ در گروہ فرشتے ہیں جو ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتے۔ قانون یہ ہے کہ غیب کی دُنیا سے متعارف ہونے کیلئے غیب کی دُنیا پر یقین رکھنا ضروری ہے۔ جب تک کوئی چیز دیکھ نہ لی جائے۔ اس وقت تک یقین کی تکمیل نہیں ہوتی۔ یہ قانون صرف غیب کی دُنیا ہی میں نافذ نہیں ہے ہماری روزمرہ کی زندگی میں بھی یہی قانون نافذ ہے۔ نوعِ انسان کی زندگی کا ہر شعبہ اس قانون میں بندھا ہوا ہے۔ ان آیات کی روحانی تشریح یہ ہے کہ قرآن میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے اور یہ کتاب ایسے لوگوں کو ہدایت بخشتی ہے جو غیب کی دُنیا میں اور اللہ کے معاملات کے اوپر شک نہیں کرتے اور وہ غیب کے اوپر اس لئے یقین رکھتے ہیں کہ غیب ان کے مشاہدے میں ہوتا ہے۔ اس بات کو دو لفظوں میں اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے کہ قرآن ان لوگوں کو ہدایت بخشتا ہے جو لوگ غیب کی دُنیا سے متعارف ہیں یعنی غیب ان کے مشاہدے میں ہے۔ ہزار ہا مفسرین نے اپنی ذہنی کاوشوں سے تفاسیر لکھی ہیں لیکن جب ہم تفاسیر کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں ہر تفسیر دوسری تفسیر سے متضاد نظر آتی ہے۔ حقیقت میں تضاد نہیں ہوتا حقیقت کا مطلب یہ ہے کہ اس میں تغیر واقع نہ ہو۔ ہمارا منشا مفسرین پر شک کرنا نہیں ہے انہوں نے مخلصانہ طرزوں میں کوشش کی ہے۔ اس کا صلہ کیا ہے اللہ جانے اور وہ جانیں۔ لیکن لوح محفوظ کے قانون کے مطابق جب تک غیب مشاہدے میں نہ ہو قرآن پاک کی تعلیمات کا صحیح مفہوم واضح نہیں ہوتا۔ حضور قلندر بابا اولیاءؒ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ:

قرآن پاک صرف وہ لوگ سمجھتے ہیں جن کو سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن پڑھایا ہو یا قرآن کی تشریح خود اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہو۔ یہ بات لوح محفوظ کے قانون کے عین مطابق ہے۔ اس لئے کہ حضور ﷺ کے وصال کے بعد حضرت محمد ﷺ کو بے شمار قدسی نفس حضرات نے دیکھا ہے اور ان سے علوم سیکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''یہ کتاب نہیں ہے شک اس میں اور یہ کتاب ہدایت دیتی ہے متقی لوگوں کو اور متقی لوگ وہ ہیں جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں (یقین کی تکمیل مشاہدہ کے بغیر نہیں ہوتی) متقی لوگ وہ ہیں جن کا اللہ کیساتھ تعلق قائم رہتا ہے اور وہ اللہ کے دیئے ہوئے رزق سے خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ ایمان لائے یعنی مشاہدہ کیا۔ نازل ہوا تیری طرف اور اس پر جو

نازل ہوا تم سے پہلے اور آخرت کو یقینی (مشاہداتی) طور پر جانتے ہیں۔ وہی لوگ ہدایت پر ہیں۔ اپنے پروردگار کی طرف سے اور وہی ہیں جو مراد کو پہنچے" (صلوٰۃ کا ترجمہ اللہ سے ربط قائم کرنا ہے۔"

قائم کرتے ہیں صلوٰۃ یعنی یکسو ہو کر اللہ کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور ان کا تعلق اللہ سے قائم ہو جاتا ہے۔

انسانی ذہن کی ساخت: ہر ذی شعور انسان جانتا ہے کہ زندگی یقین کے اوپر قائم ہے۔ اس یقین کو تصوف میں "انا" کہتے ہیں۔ انا یا ذات انسانی روشنی کا ایک ہیولا ہے اور روشنی کا یہ ہیولا دو سمتوں سے بندھا ہوا ہے۔ ایک طرف اپنی اصل کیساتھ اور دوسری طرف اپنی نوع کیساتھ۔ انا کی اصل صفات الٰہیہ ہیں۔ یہی صفات الٰہیہ ہیں جن کے ذریعے کائنات کے تمام افراد ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ ہم نے کتاب نظریہ رنگ و نور تالاب کی مثال صفات الٰہیہ کی وضاحت کی ہے کہ ایک تالاب ہے اس میں آپ ایک چھوٹی سی کنکری پھینک دیں۔ بہت بڑے تالاب میں ایک چھوٹی سی کنکری سے دائرے بنتے ہیں اور یہ دائرے بیچ سے شروع ہو کر تالاب کے چاروں کناروں پر گھوم جاتے ہیں ان دائروں کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔ تالاب میں یہ دائرے کائنات اور کائنات کے تمام افراد ہیں۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ تالاب کے اندر بننے والے دائرے جس طرح تالاب کی سطح پر اُبھر کر متحرک ہوئے ہیں اسی طرح حرکت پوری کرنے کے بعد دوبارہ مل جاتے ہیں۔ کائنات اور افراد کائنات صفات الٰہیہ کے سمندر پر دائروں کی شکل میں متحرک ہیں اور یہ تمام دائرے دوبارہ صفات الٰہیہ میں جذب ہو جاتے ہیں۔ ہم نے ابھی تالاب میں لہروں کی مثال دی ہے تالاب میں ہر لہر کسی ایک نوع، دوسری طرف فرد ہے۔ ہر فرد کا احساس دو رخوں سے مرکب ہے۔ یہ احساس دریا کی تہہ سے اپنا سفر شروع کر کے دریا کی سطح تک پہنچتا ہے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ جب ہم نے تالاب میں کنکری پھینکی تو تالاب کے اندر بے شمار لہریں دائروں کی شکل میں متحرک ہو گئیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تالاب کے اندر لہریں شکل و صورت میں موجود تھیں۔ سطح سے اُبھرنے کے بعد لہر کی شکل میں ظاہر ہونا فرد کا شعور ہے۔ جب تک لہر پانی کے اندر ہے فرد کا لاشعور ہے۔ جب ہم نے یہ بات تسلیم کر لی کہ تالاب کی سطح پر اُبھرنے والی تمام لہریں افراد کائنات ہیں تو یہ بات از خود تصدیق ہوگئی کہ ساری کائنات میں ایک مخفی رشتہ قائم ہے اور وہ مخفی رشتہ تالاب کا پانی ہے۔ تالاب کے پانی میں جب حرکت ہوتی ہے تو تالاب کی سطح پر ابھرنے والے تمام افراد خود ایک دوسرے سے متعارف اور مانوس محسوس کرتے ہیں اور ساتھ ہی خود کو الگ الگ بھی محسوس کرتے ہیں۔

جب آدمی آسمان اور ستارہ کو دیکھتا ہے تو محسوس کرتا ہے کہ وہ ان سے واقف ہے اس کے ذہن میں یہ بات بھی آتی ہے کہ آسمان اور ستارے بھی میری طرح اس کائنات کا ایک فرد ہیں۔ بظاہر ان کے ساتھ کوئی رشتہ نظر نہیں آتا لیکن جب انسان ان کو دیکھتا ہے تو اپنے اندر ایک قربت کا احساس محسوس کرتا ہے۔ یہ بات ذہن میں نہیں آتی کہ آسمان اور ستاروں سے میرا کوئی رشتہ نہیں یہی نسبت اور تعلق تالاب کی تہہ میں ہر نوع کے ہر فرد کو حاصل ہے۔ ایک شخص کو پیاس لگتی ہے اور پانی پینے کے بعد اس کی پیاس بجھ جاتی ہے۔ یہی صورت زمین کی ہے۔ یہی حال درختوں کا ہے۔ پرندوں، نباتات و جمادات کیساتھ بھی یہی عمل جاری ہے۔ جس طرح انسان کو پیاس لگتی ہے اور وہ پانی پی کر سیراب ہو جاتا ہے، اسی طرح چھوٹی سے چھوٹی مخلوق پانی پی کر اپنی تشنگی بجھا لیتی ہے۔ انسان کی زندگی کی طرح تمام جذبات و احساسات ہر نوع کے ہر فرد کے اندر کام کرتے ہیں۔ نسل کشی کے سلسلے پر غور کیا جائے تو کائنات میں درخت حیوانات، جمادات، نباتات سب اس صفت میں انسان کے ساتھی ہیں۔

صعود سے زوال: کائنات ایک بساط پر قائم ہے۔ کائنات کی بساط پر ہر شے کا روحانی مظاہرہ ہو رہا ہے۔ جب یہ ہستی صعود سے زوال کرتی ہے تو خدوخال کا لباس زیب تن کر لیتی ہے۔ ہم اس خدوخال کے وجود کو کسی بھی طرح روح سے الگ نہیں کر سکتے۔ وجود کا تعلق جب تک روح سے ہے وجود میں حرکت ہے اور جب روح اس وجود سے تعلق منقطع کر لیتی ہے تو وجود باقی نہیں رہتا۔ جس طرح وجود روح کیساتھ وابستہ ہے اسی طرح روح یا ساری کائنات اللہ کے ذہن کیساتھ وابستہ ہے۔ "ہوجا" اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ کوئی چیز موجود ہے جس کو اللہ تعالیٰ حکم دے رہے ہیں۔ اللہ کے حکم کی تعمیل میں تمام صورتیں وجود میں آ گئیں۔ پہلا نزول یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مخصوص علم کو حکم دیا کہ اس کا مظاہرہ ہو اور کائنات تخلیق ہوگئی لیکن افراد کائنات میں گویائی سماعت اور بصارت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "میں تمہارا رب ہوں" جی ہاں! آپ ہمارے رب ہیں۔" ان آیات سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ کائنات کو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی صفت سماعت منتقل ہوئی۔ آواز سننے کے بعد جیسے ہی کائنات اس آواز کی طرف متوجہ ہوئی اسے نگاہ مل گئی۔ اللہ تعالیٰ کی آواز سننے کے بعد اور اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کے بعد کائنات نے اس بات کا اقرار کیا۔ جی ہاں آپ ہمارے رب ہیں اور کائنات گونگے، بہرے پن سے باہر آ گئی اور اس کو

ساعت بصارت احساس اور قوت گویائی منتقل ہو گئی۔ ''الست بربکم'' کہنے سے پہلے کائنات میں حواس نہیں تھے ''کن'' کے بعد الگ الگ افراد تخلیق نہیں ہوئے بلکہ پوری کائنات کے افراد تخلیق ہوئے۔ چونکہ تمام افراد کی ایک ساتھ تخلیق ہوئی اس لئے تمام افراد کے حواس ایک دوسرے کیساتھ بندھے ہوئے ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ کی صفات ایک سمندر ہے جس کی سطح پر کائنات کی تمام صورتیں بن گئیں اور ہر صورت اپنی اس لئے تمام افراد کے حواس ایک دوسرے کیساتھ بندھے ہوئے ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ کی صفات ایک سمندر ہے جس کی سطح پر کائنات کی تمام صورتیں بن گئیں اور ہر صورت اپنی نوح کے اعمال و اشغال انجام دے کر اسی سمندر میں ڈوب جاتی ہے۔ کائنات کی اربوں سنکھوں زمینوں پر اگر غور کیا جائے تو منکشف ہوتا ہے کہ ہر عمل ہر حرکت ہر احساس کہیں سے آ رہا ہے اور کہیں جا کر گم ہو رہا ہے۔ کائنات مسلسل حرکت کر رہی ہے۔ ایک حرکت کو ہم نزولی حرکت کہتے ہیں' دوسری حرکت کو ہم صعودی حرکت کہتے ہیں۔ نزولی صعودی حرکات ایک مخفی رشتے کیساتھ بنی ہوئی ہیں اور یہی مخفی رشتہ کسی ایک نوع یا نوح میں سے ایک فرد کا احساس یا شعور بن رہا ہے۔ فرد کی جسمانی حرکت خدوخال کیساتھ واقع ہوتی ہے لیکن جسمانی خدوخال کیساتھ اس حرکت کو اختیاری حرکت نہیں کہہ سکتے۔ یہ حرکت بہرحال کسی نہ کسی حرکت کے تابع ہے۔

(1) جسمانی خدوخال کیساتھ جو حرکت صادر ہوتی ہے وہ شعوری حرکات ہیں جس کو خارجی زندگی کہتے ہیں۔

(2) مخفی احساس جس کے اوپر جسمانی وجود حرکت کرتا ہے کو داخلی زندگی کہتے ہیں۔

(3) کائنات ایک ہستی کیساتھ منسلک ہے۔ اس کو کائنات کا اجتماعی شعور کہتے ہیں۔

ہم نے تالاب کی مثال دے کر یہ سمجھایا تھا کہ پہلے جب ہم تالاب میں کنکری پھینکتے ہیں تو پورے تالاب میں دائرے بنتے ہیں۔ پہلے ایک دائرہ بنتا ہے پھر لاشمار دائرے بنتے ہوئے کنارے تک آ جاتے ہیں اور کناروں پر آ کر تالاب میں چھپ جاتے ہیں یا تالاب انہیں اپنے اندر جذب کر لیتا ہے۔

(1) تالاب وہ بساط ہے جس کے اوپر ساری کائنات قائم ہے۔
(2) تالاب میں حرکت وہ امر ہے جس کی وجہ سے حرکت وجود میں آتی ہے۔
(3) تالاب میں دائرے کائنات کے اندر نوعیں اور نوعوں کے افراد ہیں۔
(4) دائروں کا تالاب کے اندر جذب ہو جانا اپنی اصل کی طرف لوٹ جانا ہے۔
(5) تالاب کے اوپر دائرے بننا اور ان دائروں میں حرکت پیدا ہونا نزولی حرکت ہے۔ دائروں کا تالاب کے اندر جذب ہو جانا صعودی حرکت ہے۔

''ہر چیز اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ کی طرف لوٹ رہی ہے۔'' جب سالک تالاب کے اندر دائروں کے علم سے واقف ہو جاتا ہے تو وہ جان لیتا ہے کہ کائنات کے جتنے بھی افراد ہیں (سیارے نوعیں کہکشائیں) سب ایک ہی ہستی کے تابع ہیں۔ زمین' سورج' چاند' ستارے' جنات' فرشتے' جمادات سب تالاب کے اندر مخفی دائرے ہیں۔ اس سے یہ بات پوری طرح واضح ہو گئی کہ انسان کائنات کی مختلف صفات سے متعارف ہے اور انسان اپنی کوششوں کے ذریعے ان صفات سے زیادہ سے زیادہ تعارف حاصل کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''ہم نے سب چیزوں کو دو قسموں پر پیدا کیا ہے۔'' دو قسمیں یا دو رُخ مل کر ایک وجود بنتا ہے۔ پیاس شے کا ایک رخ اور پانی دوسرا رخ ہے۔ پیاس روح کی شکل وصورت اور پانی جسم کی شکل و صورت ہے۔ یعنی جب ہم پیاس کا تذکرہ کرتے ہیں تو ہمارے ذہن میں دو رُخ آتے ہیں۔ ایک رُخ روح اور دوسرا رُخ جسم۔''

قانون: اگر دُنیا سے پیاس کا احساس فنا ہو جائے تو پانی بھی فنا ہو جائیگا پانی اس لئے موجود ہے کہ پانی کی روح موجود ہے۔ روح کی موجودگی سے جسم کا موجود ہونا ثابت ہوتا ہے۔ جسم کی موجودگی سے روح کا موجود ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ روزمرہ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ آدمی مر جاتا ہے' جسمانی اعتبار سے تمام خدوخال موجود ہوتے ہیں لیکن حرکت نہیں ہوتی اور جب تک روح جسم کیساتھ متصل ہے آدمی گلتا سڑتا نہیں ہے اور نہ ہی جسم بکھر کر فنا ہوتا ہے۔ اگر دُنیا میں کہیں وبائی امراض پھوٹ پڑیں تو اللہ کے قانون کے مطابق یہ امر یقینی ہے کہ اس کی دوا پہلے سے موجود ہوتی ہے۔ جب ہم گرمی محسوس کرتے ہیں اس وقت احساس کے اندرونی رُخ پر گرمی کا احساس ہوتا ہے۔ جب تک اندرونی طور پر گرمی کا احساس باقی رہتا ہے' خارجی طور پر گرمی محسوس ہوتی ہے۔ اگر گرمی سردی دونوں رخوں میں سے کوئی ایک رُخ فنا ہو جائے تو ہم نہ گرمی کا تذکرہ کر سکتے ہیں نہ سردی کا تذکرہ کر سکیں گے۔ احساس دو رُخوں کا اجتماع ہے۔ جب تک دونوں رُخ موجود نہ ہوں' حرکت نہیں ہوتی۔ ایک رُخ علم شے اور دوسرا رُخ شے ہے۔ علم شے سے مراد نفس یا روح ہے۔ روح کے بغیر جسمانی وجود برقرار نہیں رہتا اور جسمانی وجود کے مظاہرے میں روح کا عمل دخل امر لازم ہے۔ مرشد کی نظر کرم سے علم شے کا سراغ مل جائے یا علم شے کا علم حاصل ہو جائے تو تصرف کے ذریعے شے کا مظاہرہ ہو جاتا ہے۔

روشنی کی قسمیں

جب بھی کائنات کا تذکرہ آتا ہے کائنات کے خدوخال کا تعارف کرایا جاتا ہے۔ انسان ٹائم اسپیس میں محدود ہو کر بات کرتا ہے۔ زندگی کا تعارف خدوخال اور نقش و نگار سے ہوتا ہے۔ زندگی کا ایک حصہ خدوخال اور نقش و نگار پر مشتمل ہوتا ہے اور دوسرا حصہ رفتار کے اوپر قائم ہے۔ خدوخال میں تبدیلی نظر آتی ہے لیکن جس وقت (رفتار) پر خدوخال نشوونما پاتے ہیں وہ نظر نہیں آتا۔ زندگی کا ایک رخ آنکھوں کے سامنے ہے اور دوسرا رُخ چھپا ہوا ہے۔ جو رُخ آنکھوں کے سامنے ہے اسپیس ہے اور آنکھوں سے اوجھل رُخ ٹائم ہے۔ یعنی انسان جہاں سے آیا اس کا بچپن' لڑکپن' جوانی اور بڑھاپا جہاں گم ہو گیا وہ ٹائم ہے۔ بچپن' لڑکپن' جوانی اور بڑھاپے کے خدوخال اسپیس ہیں۔ زندگی کے دو رُخ ہیں ایک رُخ قائم ہے اور دوسرا رُخ ایک طرف گھٹتا ہے تو دوسری طرف بڑھتا ہے اور تیسری طرف فنا ہو جاتا ہے۔ زندگی جس رُخ پر قائم ہے وہ زمان ہے۔ زندگی جس رُخ پر گھٹ رہی ہے بڑھ رہی ہے اور فنا ہو رہی ہے ''مکان'' ہے۔ روحانی علوم انسان کی راہنمائی کرتے ہیں کہ کائنات میں رشتہ داری کا دارومدار روشنی پر ہے۔ ایک روشنی مادی آنکھ سے نظر آتی ہے اور دوسری قسم کی روشنی باطنی آنکھ سے نظر آتی ہے۔ روشنی کی اصل غیر متغیر ہے اور روشنی کی وہ حیثیت جہاں مکانیت ہے متغیر ہے۔ غیر متغیر روشنی میں بھی خدوخال ہوتے ہیں۔ اس روشنی کے اندر جسم اور نقش و نگار بھی ہوتے ہیں۔ انسانی زندگی کا ہر عمل اور انسانی زندگی کی ہر حرکت خیال کی محتاج ہے۔ جب تک ہمیں کسی عمل یا کسی حرکت کے بارے میں اطلاع فراہم نہ ہو ہم عمل نہیں کر سکتے۔ اطلاع کیساتھ ہی حرکت واقع ہوتی ہے اور اس حرکت کا مظاہرہ عمل نہیں کر سکتے۔ اطلاع کیساتھ ہی حرکت واقع ہوتی ہے اور اس حرکت کا مظاہرہ عمل ہے۔ زندگی کا ہر لمحہ ایک طرف بڑھ رہا ہے اور دوسری طرف فنا ہو رہا ہے۔ یعنی ہر لمحہ کہیں سے آ رہا ہے اور کہیں ریکارڈ ہو رہا ہے۔ اس آنے اور ریکارڈ ہونے پر انسانی ارتقاء کا دارومدار ہے۔ یہ بات بہرحال تسلیم کرنا پڑے گی کہ پیدائش سے پہلے انسان کہیں موجود تھا وہاں سے اُس دُنیا میں آیا اور اسے اس دُنیا سے جانا ہے۔ اس دُنیا میں آنا نزولی حرکت ہے۔ اور واپس جانا صعودی حرکت ہے۔ خاکی دُنیا کیساتھ ایک دوسری دُنیا بھی آباد ہے اور اس کے بھی دو رُخ ہیں۔ ایک رُخ کا نام اعراف ہے اور دوسرے رُخ کا نام برزخ ہے۔ انسان انفرادی حیثیت میں لوح محفوظ سے زمین پر نزول کرتا ہے۔ لوح محفوظ اور دُنیا کے درمیان ایک زون ہے اس زون سے انسان کو زمانیت' مکانیت کی اطلاع فراہم ہوتی ہے۔ اس زون کو برزخ کہتے ہیں۔ جس طرح فرد عالم ارواح سے برزخ میں آتا ہے اس طرح دُنیا سے جانے کیلئے ایک اور زون میں قیام کرتا ہے۔ اس کا نام اعراف ہے۔ اعراف کی دُنیا یا برزخ کی دُنیا میں زندگی اس طرح رواں دواں ہے جس طرح عالم ناسوت میں زندگی رواں دواں ہے۔ فرق یہ ہے کہ عالم ناسوت میں انسان ان اطلاعات کو قبول کرتا ہے جو لوح محفوظ اور برزخ سے گزر کر اسے مل رہی ہیں اور ان اطلاعات میں وہ معانی پہناتا ہے۔ معانی پہنانے کے دو رُخ ہیں۔ ایک رُخ میں تخریب ہے اور دوسرے رُخ میں تعمیر ہے۔ لیکن جب ہم ایک دو چار دس بیس اعمال پر غور کرتے ہیں تو عمل کی حیثیت ہی نظر آتی ہے۔ معانی پہنانے سے عمل کے اندر تعمیر یا تخریب پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک آدمی آگ اس لئے روشن کرتا ہے کہ کھانا پکانا یا سردی رفع کرنا مقصود ہے۔ دوسرا آدمی گھر جلانے کیلئے آگ جلاتا ہے آگ ایک ہی ہے لیکن معانی پہنانے سے تخریب یا تعمیر بن گئی۔ کائنات میں بھی جتنی بھی اشیاء ہیں' ان سب کی اصل اطلاع ہے اور یہ اطلاع ہی منفی یا مثبت زندگی بن جاتی ہے۔ عمل سے پہلے خبر یا اطلاع کا ہونا ضروری ہے۔ عمل ہمیں نظر آتا ہے اور اطلاع ہمیں نظر نہیں آتی۔ اب ہم یوں کہیں گے کہ انسانی زندگی میں کائنات کی ساخت ایسی بساط پر قائم ہے جس کا دباؤ ہم محسوس کرتے ہیں لیکن وہ نظر نہیں آتی۔ منفی اور مثبت صلاحیتوں سے مراد یہ ہے کہ ہم پوری زندگی کے ہر لمحے کو ایک طرف نفی کر رہے ہیں اور دوسری طرف قبول کر کے زندگی میں حرکت پیدا کر رہے ہیں۔ پانی کی موجودگی اس لئے ہے کہ پانی کے بارے میں ہمیں یہ معلوم ہے کہ پانی سیرابی کیلئے ضروری شے ہے۔ اطلاع دینے والی چیز کو ہم روح کہتے ہیں اور اطلاع کے اندر معانی پہنانے کو پانی کہتے ہیں۔ پیاس روح ہے اور پانی جسم ہے۔ پانی ایک رُخ ہے اور پیاس دوسرا رُخ ہے۔ اگرچہ یہ دونوں رُخ ایک دوسرے سے متضاد نظر آتے ہیں لیکن ایک ہی وجود کے دو اجزاء ہیں۔ پیاس کو پانی سے اور پانی کو پیاس سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک پیاس کا تقاضا ہے پانی موجود ہے۔ پیاس پانی کی دلیل ہے اور پانی کی ہستی پیاس کے بغیر نہیں ہے۔ دو رُخ مل کر ایک وجود بنتے ہیں۔ کوئی وجود دو رُخوں کے بغیر ممکن نہیں ہوتا۔ البتہ وجود کیساتھ کہیں مکانی فاصلہ ہے اور کہیں زمانی فاصلہ ہے۔ کسی بھی شے کے دو رُخوں میں مکانی فاصلہ نمایاں ہوتا ہے یا زمانی فاصلہ نمایاں ہوتا ہے ایک آدمی کرہ ارض پر پیدا ہوتا ہے اور مر جاتا ہے۔ اس زمانی فاصلے کے نقش و نگار اس کی

زندگی میں اور زندگی کے اعمال و حرکات مکانیت ہیں۔

ملکوتی صفت اور بشری صفت : کائنات پیاس اور روح کی مثال دی جا چکی ہے۔ پیاس سے پانی موجود ہے اور پانی سے پیاس موجود ہے۔ اگرچہ پانی اور پیاس ایک دوسرے سے مختلف ہیں لیکن پیاس کو پانی سے اور پانی کو پیاس سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ ہر چیز کی موجودگی میں دو رُخ کام کرتے ہیں۔ یہ دونوں رُخ روحانی اور مکانی ہوتے ہیں۔ نسمہ ایسی روشنی ہے جسے خلا کے علاوہ دوسرا نام نہیں دیا جاسکتا۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ خلا ایک وجود ہے۔ خلا جب وجود ہے تو اس میں حرکت بھی ہے۔ خلا ایک ایسا متحرک وجود ہے جو ازل سے ابد کی طرف سفر کر رہا ہے۔ ازل سے ابد تک سفر کر رہا ہے۔ ازل سے ابد تک حرکت میں مختلف دائرے ہیں۔ حرکت کے پہلے دائرے کا نام عالم ملکوت ہے۔ عالم ملکوت میں مادی عناصر موجود نہیں ہوتے۔ زمانیت نسمہ ہے۔ نسمہ روشنی ہے، روشنی خلاء ہے، خلاء وجود ہے اور وجود حرکت ہے۔ خلاء کی اکہری حرکت کا نام نسمہ مفرد ہے۔ خلاء کے اندر فاصلہ شامل ہو جائے تو خلاء کی حرکت کا نام نسمہ مرکب ہے۔ اس کو موالید ثلاثہ بھی کہا جاتا ہے۔

نور اور نسمہ

علم القلم	نور مفرد	لاتناہی صفات
لوح محفوظ	نور مرکب	اخذ شدہ صفات
عالم تمثال	نسمہ مفرد	فرد کا تصور
عالم ناسوت	نسمہ مرکب	فرد کا ظہور

زمانیت اصل ہے۔ مکانیت اصل کے اوپر نقش و نگار ہیں۔ مکانیت کو مادی آنکھ دیکھ سکتی ہے، زمانیت مادی آنکھ سے مخفی ہے، زمانیت نسمہ ہے روشنی ہے خلاء ہے۔ مکانیت وجود ہے، حرکت ہے اور حرکت ایسا مظاہرہ ہے جس کو مادی آنکھ دیکھ لیتی ہے، نسمہ مرکب (مکانیت) میں جیسے جیسے دلچسپی بڑھتی ہے اسی مناسبت سے نسمے میں روشنیوں کا ہجوم زیادہ ہوتا رہتا ہے۔ روشنیوں کے ہجوم کے بھی دو مراتب ہیں ایک کو عین دوسرے کو مکان کہتے ہیں۔ عین، ماہیت ہے اور مکان، مظہر ہے۔ ماہیت نظر نہیں آتی چیز نظر آتی ہے۔ مثلاً ایک چیز ہے اس کی خاصیت ہے ٹھنڈ پہنچانا، چیز نظر آتی ہے ٹھنڈ نظر نہیں آتی۔ لیکن محسوس ہوتی ہے۔ گلاب کے پھول نظر آتے ہیں خوشبو نظر نہیں آتی۔ ہم جب خوبصورت آدمی دیکھتے ہیں تو صورت نظر آتی ہے لیکن حسن کی کشش نظر نہیں آتی۔ کائنات کی ہر شے میں حس ہے اور ہر چیز کی حس دو رُخوں پر قائم ہے۔ ایک رُخ باطن ہے اور دوسرا ظاہر ہے۔ باطن رُخ زمانیت ہے اور ظاہر رُخ مکانیت ہے۔ کسی چیز کی حیات کے بارے میں جب ہم تذکرہ کرتے ہیں تو ہمارا منشاء زندگی کے دو رُخوں کو بیان کرنا ہوتا ہے۔ زندگی کا ایک رُخ زمانیت اور دوسرا مکانیت ہے۔ تمام نقش و نگار اور انسانی زندگی کی جسمانی حرکات و سکنات مکانیت ہیں اور انسانی زندگی کے نقش و نگار اور اعمال جس بساط پر قائم ہیں زمانیت ہے۔ زمانیت مادی آنکھوں سے اوجھل ہے۔ زمانیت کا اصطلاحی نام نسمہ ہے۔ نسمہ ایسی روشنی ہے جو دو سمتوں میں سفر کرتی ہے۔ ان میں سے ایک رُخ گریز ہے۔ دوسرا رُخ کشش ہے۔ انسان کی ذات روشنیوں کا مجموعہ ہے۔ ذات میں جو روشنیاں کام کر رہی ہیں ان روشنیوں کے اندر مسلسل دو حرکتیں واقع ہو رہی ہیں ایک حرکت کشش ہے یعنی انسان اپنی بساط کی طرف کھینچ رہا ہے۔ دوسری حرکت یہ ہے کہ انسان زندہ رہنے کیلئے روشنیاں اپنے اندر جذب کر رہا ہے۔ وہ حرکت جو اس ہستی کی طرف کھینچ رہی ہے جس ہستی کے حکم سے کائنات وجود میں آئی ہے ملکوتی ہے اور وہ روشنی جو گریز کی شکل میں انوار سے دور کر رہی ہے صفت بشری ہے۔ ان دونوں صفات میں ہر صفت ایک قاعدے اور ضابطہ کی پابند ہے۔ آدمی جتنا گریز میں یا خارجی دُنیا میں مستغرق ہو جاتا ہے اسی مناسبت سے کشش کی روشنیوں سے دور ہو جاتا ہے۔ روشنیوں سے دور ہونے کے باعث انوار ضائع ہوتے رہتے ہیں اور آدمی جتنا گریز سے قریب ہو جاتا ہے اسی مناسبت سے اسکے اندر سے صفت ملکوتیت کم سے کم ہو جاتی ہے۔ نتیجے میں وہ عالم ملکوت سے اتنا دور ہو جاتا ہے کہ اس کے علم میں یہ بات ہی نہیں رہتی کہ انسان کی ایک صفت "ملکوتیت" بھی ہے جو فی الواقع انسان کی اصل ہے۔ ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ انسان صراط مستقیم سے اتنا دور ہو جاتا ہے کہ اس کی تمام دلچسپیاں مکانیت میں مجتمع ہو جاتی ہیں اور وہ صفت ملوکیت سے انکار کر بیٹھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ہم نے ان کے دِلوں پر مہر کر دی اور کانوں پر مہر لگا دی اور ان کی آنکھوں پر پردے ڈال دیئے اور ان کیلئے عذاب الیم ہے۔

عذاب الیم سے مراد یہ ہے کہ وہ صفت ملوکیت سے محروم کر دیئے گئے۔

عالم ملکوت اور عالم ناسوت میں زندگی گزارنے کے فارمولے کی مزید وضاحت یہ ہے:

روشنیوں کی ایک متعین مقدار ہے جو ملکوتیت اور بشریت کا توازن برقرار رکھتی ہے۔ روشنی کے توازن میں اگر مقدار کم ہو جائے تو حیوانی اور مادی تقاضے بڑھ جاتے ہیں۔ یہ بات ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ صفت ملوکیت عالم امر میں صعود کرتی ہے یعنی انسان کے اندر بشری صفت کے متضاد ملوکیت ایسی صفت ہے جو انسان کو حاکم مطلق اللہ کی طرف کھینچتی ہے اور اللہ کی طرف کھینچنا ہی عالم امر میں صعود ہے۔ اس کے برعکس جب انسان کے اندر بشری تقاضے بڑھ جاتے ہیں اور مکانیت میں استغراق بڑھ جاتا ہے تو صفت ملکوتیت کی جگہ مادی تقاضے یا دُنیا میں دلچسپیاں اتنی زیادہ ہو جاتی ہیں کہ انسان عالم ناسوت میں قید ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ تو اور تیری بیوی جنت میں رہو اور جہاں سے دِل چاہے خوش ہو کر کھاؤ پیو اور اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تمہارا حشر ظالموں میں ہوگا۔ جیسے ہی ذہن ماوراء ہستی سے دور ہوا۔ روشنیوں کا توازن بگڑ گیا اور آدم کے اوپر بشریت کا اظہار ہوا آدم نے خود کو ننگا محسوس کیا اور آدم نے اپنے اوپر کثافتوں کا بوجھ محسوس کیا۔ کثافتوں کے ہجوم کی وجہ سے آدم نے خود کو جنت میں رہنے کے قابل نہیں سمجھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ہم نے انسان کو بہترین صناعی کیساتھ پیدا کیا اور پھر اس کو نسل سافلین میں پھینک دیا" یعنی جب کشش کے رشتہ میں توازن نہیں رہا تو جنت نے آدم کو رد کر دیا۔ تسخیر کائنات کے فارمولے میں یہ بات پوری طرح واضح کر دی جاتی ہے کہ جس طرح آدم نے کشش سے گریز اپنے اوپر ملوکیت کے دروازے بند کر لئے اس طرح گریز کر کے کشش میں داخل ہو کر آدم کیلئے عالم ملکوت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

ازل تا قیامت

زندگی کا جس زاویے سے بھی تذکرہ کیا جائے تو لازماً زندگی کے دو رُخ متعین ہوتے ہیں۔ ایک رُخ کا نام مکانیت ہے اور دوسرے رخ کا نام زمانیت ہے۔ مکانیت (Space) اور زمانیت (Time) ہے۔ ہم جب زندگی میں نقش و نگار کا تذکرہ کرتے ہیں تو ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ زندگی کے نقش و نگار کہیں سے آ رہے ہیں۔ استقرار حمل میں نقش و نگار نہیں ہوتے جیسے جیسے ماں کے پیٹ میں نشوونما ہوتی ہے نقش و نگار بنتے رہتے ہیں۔ پیدائش کے بعد دوسری حقیقت جس سے کوئی فرد انکار نہیں کر سکتا موت ہے۔ موت کے بعد بھی نقش و نگار موجود رہتے ہیں لیکن زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نقش و نگار اور زندگی دو الگ الگ شے ہیں۔ جب تک زندگی نقش و نگار کو متحرک رکھتی ہے نقش و نگار موجود رہتے ہیں۔ بصورت دیگر معدوم ہو جاتے ہیں۔ نقش و نگار کو متحرک کرنے والی شے آنکھوں سے نظر نہیں آتی۔ مگر اس نظر نہ آنے والی ہستی پر زندگی قائم ہے۔ "زندگی" زمانیت ہے اور زندگی کے نقش و نگار مکانیت ہیں۔ نقش و نگار والا رُخ مکانی رُخ ہے اور نقش و نگار کو حرکت دینے والا رُخ زمانی رُخ ہے۔ انسانی اعضاء ہاتھ' پیر' ناک' کان وغیرہ مکانیت میں انہیں حرکت میں رکھنے والی شے زمانیت ہے۔ زمانیت مادی آنکھ سے نظر نہیں آتی اور مکانیت مادی آنکھ سے نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اس رات میں حکمت والا معاملہ ہماری ہستی سے حکم ہو کر طے کیا جاتا ہے۔ یعنی کائنات کی تمام حرکات و سکنات کا منبع و مخزن' اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور ہر حرکت ایک حکومت ہے۔ یہ حکمت ہی نوع انسانی کے اندر فکری وسعتیں ہیں۔ فکری وسعتیں علم کی گہرائی ہے جو زمانیت سے قریب کرتی ہے۔ زندگی کا دارومدار زمانیت پر ہے۔ زندگی کا نقش و نگار کیساتھ حرکت کرنا مکانیت ہے۔ اس بات کو ہم اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ زندگی کے تمام اعمال و حرکات زمانیت پر قائم ہیں۔ زمانیت بندے کو اللہ تعالیٰ سے متعارف کراتی ہے۔ جب کوئی انسان یہ بات جان لیتا ہے کہ میری اصل اللہ کا امر (زمانیت) ہے تو وہ سمجھ لیتا ہے کہ کائنات میں موجود تمام نوعیں اور کہکشانی نظام اللہ کے حکم کیساتھ قائم ہیں اور اللہ کے حکم کیساتھ ہی تخلیق ہوتے ہیں۔ کائنات کے نقش و نگار اللہ کے علم سے ترتیب اور توازن کیساتھ عالم خلق یا عالم ظاہر میں منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ عالم خلق سے مراد زمانیت ہے' عالم ظاہر سے مراد مکانیت ہے۔ عالم خلق اور عالم امر ایک ہی بات ہے۔ جب ہم کائنات کی تخلیق کا تذکرہ کرتے ہیں تو فارمولا یہ بنتا ہے کہ اسپیس کے اوپر بے شمار مخلوق ہیں اور ہر مخلوق اپنے مخصوص نقش و نگار رکھتی ہے نوعی اعتبار سے ہر مخلوق کی اپنی الگ حیثیت ہے لیکن ہر نوع دوسری نوع سے ہم رشتہ ہے۔ جب ہم کبوتر اور انسان کا تذکرہ کرتے ہیں تو کبوتر اور انسان الگ الگ نوع نظر آتی ہے۔ لیکن جب ہم مکانیت کے دائرے میں کبوتر اور انسان کا تذکرہ کرتے ہیں تو کبوتر اور انسان ایک مشترک رشتے میں بندھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ انسان اور کبوتر دونوں پانی اور غذا کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ افزائش نسل انسان میں کبوتر اور دوسری انواع میں مشترک ہیں۔ بولنا اور اپنے خیال کو ایک دوسرے کیساتھ تبادلہ خیال کرنا انسانوں کے اندر بھی رائج ہے پرندوں اور چوپایوں میں بھی رائج ہے۔ نوع انسانی ہو۔ نوع جنات یا ملائکہ ہو سب مکانیت کے دائرے میں نقش و نگار کے اعتبار سے اپنی ایک انفرادی حیثیت

رکھتے ہیں۔ لیکن انفرادی حیثیت کے باوجود ایک رشتہ موجود ہے جس رشتے میں کائنات کے تمام افراد بندھے ہوئے ہیں۔ اس رشتے کے بغیر زندگی کا تصور ممکن نہیں ہے۔

نظر کا قانون

مکانیت میں رہتے ہوئے خارجی نگاہ کام کرتی ہے۔ ہم جب کسی چیز کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ زید نے بکر کو دیکھا تو لامحالہ یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ زید و بکر کے درمیان جو فاصلہ ہے اس فاصلے نے دونوں کے درمیان ایک تعلق قائم کیا۔ اس لئے کہ فاصلے کے بغیر دیکھنے کا عمل پورا نہیں ہوتا۔ یہ فاصلہ ہر چیز کے درمیان مشترک ہے۔ فاصلہ ہی ہمیں ایک دوسرے سے متعارف کراتا ہے۔ دو افراد ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں دونوں کے درمیان فاصلہ ہے لیکن یہ فاصلہ حذف ہو جائے تو یہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتے۔ فاصلہ ہی تعارف کا سبب ہے۔ کائنات کے اندر فاصلہ کائنات کو دکھانے کا ذریعہ ہے۔ ہم سورج کو دیکھتے ہیں، سورج کا فاصلہ زمین سے نو کروڑ میل ہے۔ لیکن جب ہم سورج کو دیکھتے ہیں تو سورج کو اس طرح دیکھتے ہیں جس طرح کسی چیز کو ایک انچ کے فاصلے پر سے دیکھتے ہیں۔ نو کروڑ میل دیکھنے میں ہماری نگاہ کا زاویہ نہیں بدلتا۔ ہم سورج کو دیکھتے ہیں جبکہ وہ 9 کروڑ تیس لاکھ میل دور ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ انسان اور سورج کے درمیان رشتہ موجود ہے جو ایک دوسرے کو پہچاننے کا ذریعہ بن رہا ہے۔ جس طرح ہماری نگاہ نو کروڑ میل دور سورج دیکھتی ہے اگر روحانی اسباق کے ذریعے ہم اپنے اور سورج کے درمیان فاصلے سے واقفیت حاصل کرلیں تو ابتدائے آفرینش سے انتہائے آفرینش تک دیکھنا ممکن العمل بن جاتا ہے۔

حجاب محمود، سدرۃ المنتہیٰ، بیت المعمور

روشنی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک روشنی وہ ہے جو ہم نگاہ کے ظاہری رُخ سے دیکھتے ہیں اور دوسری قسم کی روشنی وہ ہے جو ہم نگاہ کے باطنی رخ سے دیکھتے ہیں۔ باطنی رُخ سے نظر آنے والی روشنی ازل سے یکساں حالات پر قائم ہے اس میں کوئی تغیر نہیں ہوتا اس روشنی میں نقش و نگار نہیں ہوتے البتہ ذات کا ادراک ہوتا ہے۔ ازل سے یکسانیت پر قائم رہنے والی روشنی کا نام صادر العین ہے۔ روشنی کی دوسری اصل جو ازل سے یکسانیت پر قائم نہیں ہے اور یکسانیت پر قائم نہ ہونے کی وجہ سے جس میں تغیر ہوتا رہتا ہے کا نام عین ہے۔ صادر العین اور عین یعنی غیر تغیر اور تغیر پذیر کی اصلیں عالم امر میں قائم ہیں۔ صادر العین اور عین کے بعد نقش و نگار اور خدوخال کا عالم شروع ہوتا ہے۔ نقش و نگار کے بھی دو رُخ ہیں۔ ایک کا نام مثالیت ہے اور دوسرے کا نام عنصریت ہیں۔ عنصریت کے جسم کا مرکز مادی دُنیا میں ہوتا ہے۔ روشنی کا جسم اور روشنی کے جسم کے خدوخال دونوں کا تعلق عالم مکان سے ہے۔ کائنات تخلیق میں حدوں کا تعین ناگزیر اور کشش کا عمل دخل ہے۔ زید کی حدود کا تعین، بکر کی حدود کا تعین، زید میں کشش و گریز، بکر میں کشش و گریز ان کو تصرف میں بعد کہا گیا ہے۔

چار بعد کی تشریح یہ ہے۔

(1) صادر العین یعنی کائنات کی وہ اصل جو غیر متغیر ہے۔

(2) عین روشنی کی وہ اصل جو تغیر پذیر ہے لیکن روشنی کی اصل میں اُبعاد نہیں ہوتے۔

(3) مثالیت: روشنی کا ایسا جسم جس میں خدوخال ہوتے ہیں لیکن نقش و نگار کا تعلق مادی دُنیا سے نہیں ہے۔

(4) عنصریت: روشنی کا ایسا جسم جو مادی دُنیا سے تعلق رکھتا ہے۔

عنصریت وہ جسم ہے جو مادی آنکھ سے نظر آتا ہے۔

مثالیت: وہ جسم جو مادی آنکھ سے نظر نہیں آتا۔ باطنی آنکھ سے نظر آتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ سے جب یہ سوال کیا گیا کہ کائنات سے پہلے کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اعماء'' اس کے بعد پھر سوال کیا گیا پھر کیا ہوا؟ فرمایا ''ماء''

اعماء عربی اصطلاح میں ایسی منفیت کو کہتے ہیں جو عقل انسانی سے ماوراء ہے۔ اعماء میں خدوخال نہیں ہوتے اور ماء عربی میں مثبت کو کہتے ہیں۔ خدوخال نہ ہونے کے باوجود عقل انسانی اس کا ادراک کرسکتی ہے۔ یہ مثبت عالم امر ہے۔ مثبت سے ماوراء اعماء عالم نور ہے۔ انسانی تفہیم و تعلیم اور شعور و لاشعور کی معراج عالم انوار سے جس مقام تک ہے اس کا نام حجاب محمود ہے۔ حجاب محمود میں اللہ کی تجلیات و صفات کو سمجھ سکتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں مقرب فرشتے بھی نہیں پہنچ سکتے۔ اس عالم سے نیچے ایک اور عالم سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ سدرۃ المنتہیٰ مقرب فرشتوں کی پرواز کی انتہا ہے۔ سدرۃ المنتہیٰ سے نیچے ایک اور بلندی ''بیت المعمور'' ہے۔



ابجد نجوم

سبق نمبر 24

استخراج دوازدہ بیوت اور قوت

منجم زنجانی برادرز سے علم نجوم سیکھیں

زائچہ کے بارہ گھروں کے درجات معلوم کرنے کے حسب ذیل طریقے ہیں:

(1) Ptolemic OR Modus Equalis System (2) Porphyrys OR Current (3) Placidus's OR Semiarc (4) Regiomontae Nus (5) Campanus (6) Natural Graduation (7) Hindu System

ان سب طریقوں میں ایک بات تو مشترک ہے کہ طالع اور عاشر کے درجات سب کے ایک ہی جیسے حاصل ہوتے ہیں مگر دیگر گھروں کے درجات مختلف حاصل ہوتے ہیں۔ آجکل پلاسیڈس طریقہ جو زیادہ مستند سمجھا جاتا ہے اور جس کی آخری تصنیف امریکن ٹیبل آف ہاؤسیز ہے۔ مگر جب عربوں نے اس مسئلہ پر غور وخوض کیا تو انہوں نے بروج کی تقسیم کو چھوڑ کر کوکبی وقت سے گھروں کا استخراج کرنے لگے۔ ان کا طریقہ کار یہ تھا کہ معلوم کرتے کہ بوقت ولادت درجہ طالع کیا ہے اور پھر یہ نکالتے کہ درجہ طالع، درجہ عاشر کب بنے گا۔ پھر ان دو اوقات کا تفاوت نکالتے اور اسے تین پر تقسیم کرتے اور ہر مساوی حصہ کو تقریباً 4 منٹ فی درجہ کے حساب شمار کر کے درجہ طالع سے پیچھے ہٹتے اور خانہ عاشر (دہم) تک پہنچ جاتے اور اس طرح وہ خانہ عاشر معلوم کرتے اور بقیہ خانوں کے استخراج کا عمل سدس القدس کے طریقہ پر کرتے۔ اس مضمون میں ہندی طریقہ پر خانہ عاشر اور دیگر گھروں کے درجات استخراج کرنیکا طریقہ بیان کیا جائیگا۔

دائرۃ البروج اور دائرۃ البیوت کو واضح کرنے کیلئے مزید تشریح کرنی ضروری ہے تاکہ قاری ان دونوں دائروں کو آپس میں خلط ملط نہ کر دیں۔ دائرۃ البروج یا منطقۃ البروج وہ مستقل دائرہ ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی اور سیارگان اسی دائرہ میں حرکت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی ساتھ بارہ بروج کی ابتداء وانتہا اور طالع وعاشر کا واضح تعین بھی اسی دائرہ سے ہوتا ہے۔ ہر برج اسی منطقۃ البروج یا دائرۃ البروج کے درجاتی حساب سے تیسواں حصہ ہوتا ہے۔ کچھ ماہر نجوم کے ہاں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ طالع معلوم ہو جانے کے بعد دوسرے گھروں کا تعین بالکل آسان ہو جاتا ہے یعنی طالع میں 15 درجے گھٹانے یا بڑھانے سے آئندہ یا پیشتر کے گھر شروع ہو جاتے ہیں۔ وہ تصور بالکل غلط اور غیر منطقی اور گمراہ کن ہے۔ اگر اس تصور کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر ارضی عرض بلد اور طول بلد کے ہر درجہ و دقیقہ کی تبدیلی کو نظر انداز کرنا پڑے گا جو قطعی ناممکن ہے۔ لہٰذا ان دونوں دائروں کو علیحدہ علیحدہ ہی سمجھنا چاہئے کیونکہ ان دونوں کی خصوصیات جدا جدا ہیں۔ ان دونوں میں جو نمایاں فرق ہے وہ یہ ہیں کہ دائرۃ البروج ارضی حرکت کی بناء پر متحرک نظر آتا ہے جبکہ دائرۃ البیوت ساکن۔ دائرۃ البیوت کو مزید یوں بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ وہ نقطہ جہاں دائرۃ البروج شرقی افق کو قطع کرے وہ خانہ اول یا طالع کہلائیگا اور وہ نقطہ جہاں دائرۃ البروج غربی افق کو قطع کرے وہ خانہ ہفتم کہلائیگا اور وہ نقطہ جو کسی مقام کے طول بلد اور عرض بلد پر دائرۃ الروج کو قطع کرتے ہیں سمت الراس (خانہ دہم) اور سمت القدم (خانہ چہارم) کہلاتے ہیں۔ دوسرا نمایاں فرق یہ ہے کہ منطقۃ البروج یا دائرۃ البروج کا ہر حصہ تیسواں ہوتا ہے اور اس میں کمی بیشی نہیں ہوتی جبکہ دائرۃ البیوت کا ہر حصہ تیسواں نہیں ہوتا، عرض بلد اور طول بلد کے لحاظ سے ان میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔

استخراج البیوت: زائچہ کے مختلف گھروں کے ابتدائی درجات جنہیں نقاط اتصال یا جرم خانہ (بھادا سندھی) کہا جاتا ہے۔ خانہ عاشر اور طالع کے استخراج کے درمیان فرق سے کیا جاتا ہے۔ طالع استخراج کرنیکا طریقہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ یہاں صرف دسویں گھر کے درجات استخراج کرنے کا طریقہ لکھا جائیگا۔

دسویں گھر کے درجات کا تعین: دوپہر (نصف